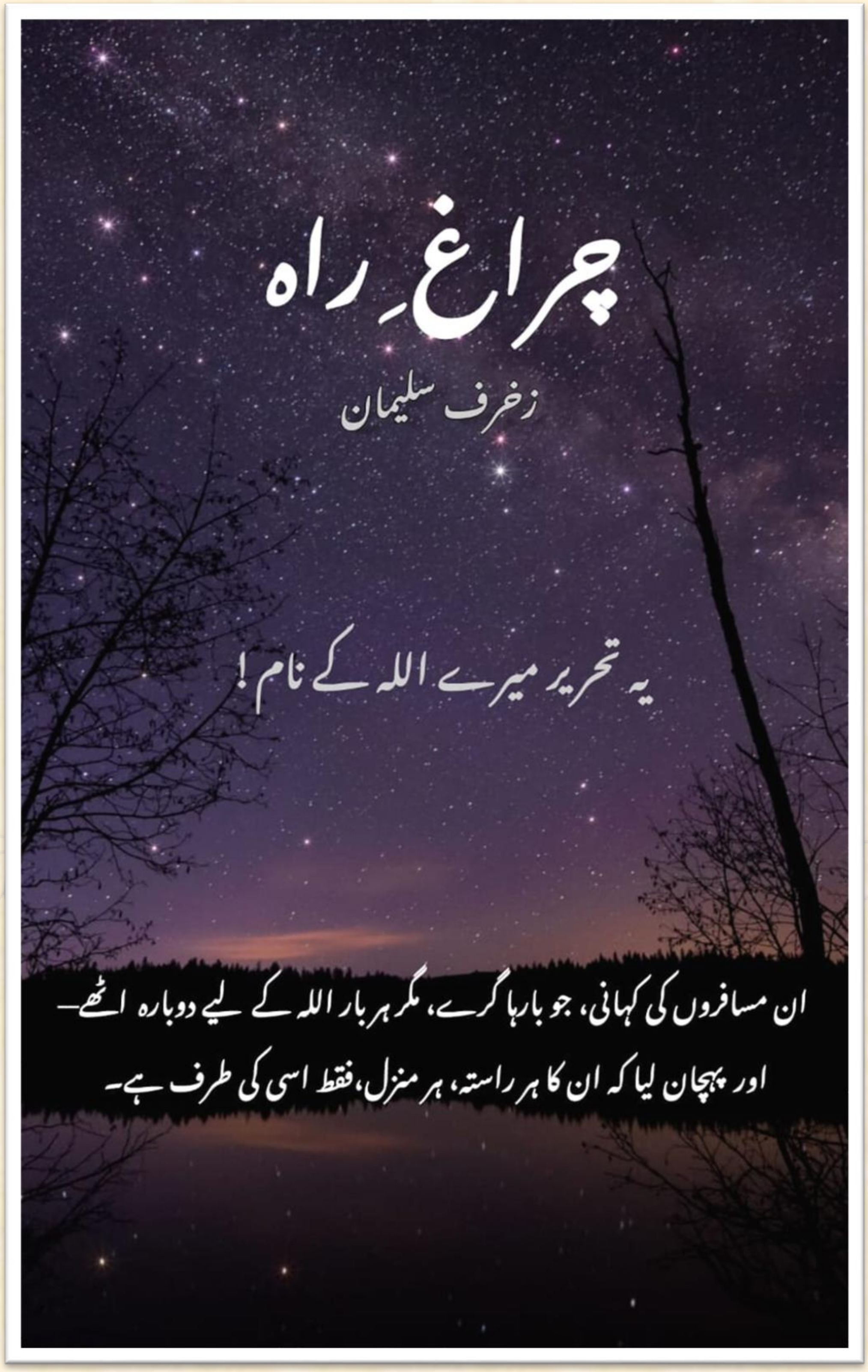
چراغِ راہ
زخرف سلیمان
یہ تحریر میرے اللہ کے نام!
ان مسافروں کی کہانی، جو بارہا گرے، مگر ہر بار اللہ کے لیے دوبارہ اٹھے۔
اور پہچان لیا کہ ان کا ہر راستہ، ہر منزل، فقط اسی کی طرف ہے۔

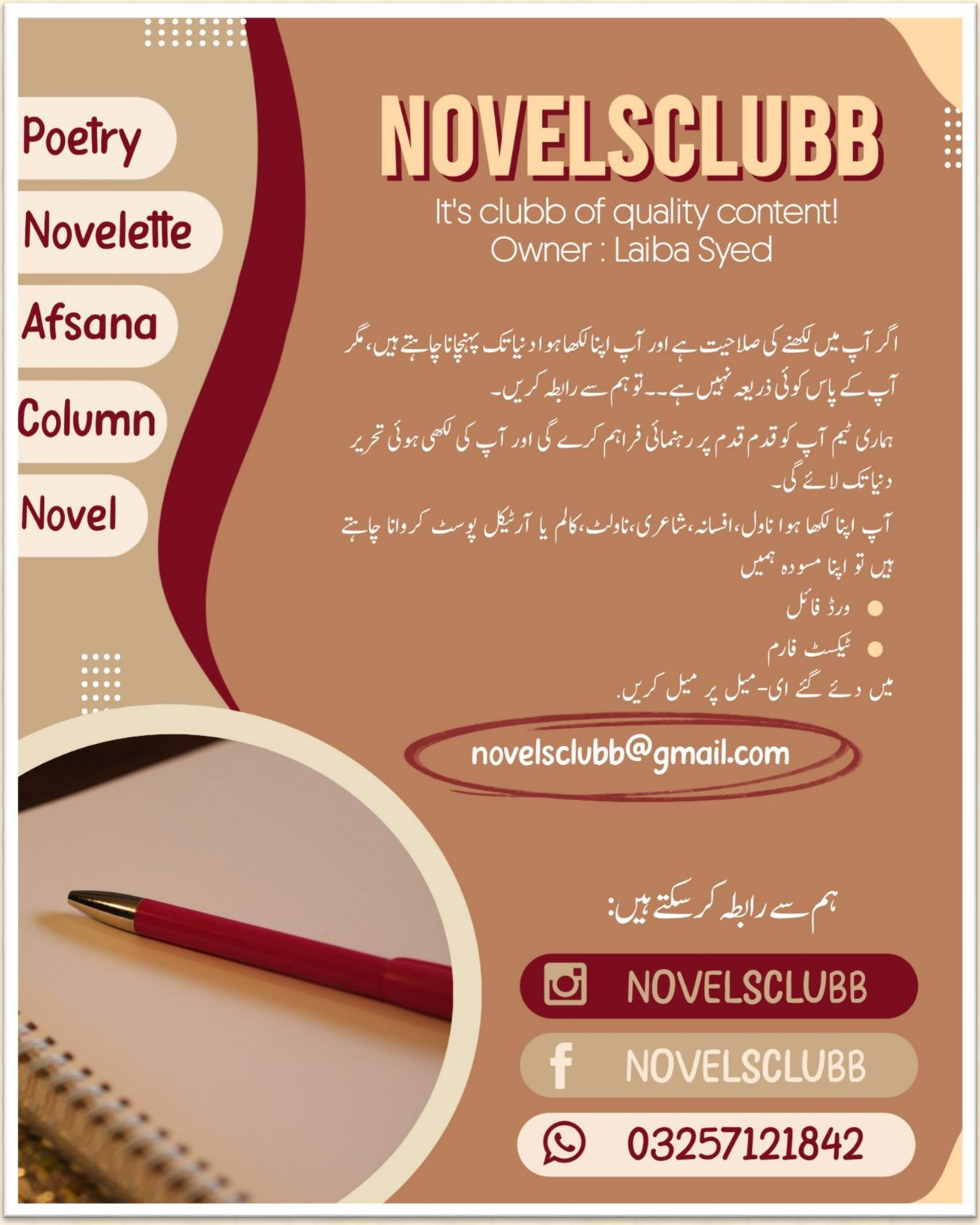
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

چراغِ راہ

از قلم

زخرف سلیمان

Clubb of Quality Content

ناول "چراغِ راہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "زخرف سلیمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

"چراغِ راہ"

انتساب

میرے واحد دوست، میرے اللہ کے نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حرفِ اوّل

"چراغ راہ "ایک ایسی کہانی ہے، اُس ہدایت کے چراغ کی، جو ہمارے اندر موجود ہوتا ہے۔بس ضرورت اِسے تلاش کرنے کی ہوتی ہے۔

جب ہم ہدایت کا یہ چراغ پالیتے ہیں، تو وہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا، بلکہ کبھی کبھی بجھ بھی جاتا ہے۔ہم کبھی ایک سمت میں مسلسل نہیں چلتے؛چراغ کو بار بار جلانے، تھامنے اور گرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

روح کی خوبصورتی ہی اصل خوبصورتی ہے—اور یہ چراغ وہیں روشن ہوتا ہے جہاں روح نکھرتی ہے۔

روح کب نکھرتی ہے؟

جب ہم مادی چیزوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیتے ہیں، جب ہم اپنے اندر پر کام کرتے ہیں، تب روح حقیقی معنوں میں سنورتی ہے۔

یہ اس وقت ممکن ہوتا ہے جب ہم اپنی تمام اُمیدیں انسانوں کی بجائے اپنے رب سے وابستہ کر دیتے ہیں اور اپنا آپ مکمل طور پر اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔

نا ولز کلب
Clubb of Quality Content

تب محبت کے پیچھے بھاگنے والے نہیں رہتے، بلکہ صرف اپنے رب کی محبت کے طلبگار بن جاتے ہیں۔

تب انسان ٹھہر جاتا ہے، اپنی ذات پر محنت کرتا ہے، اور پھر اپنی روحانی خوبصورتی کو سنوارتا ہے۔

اس کہانی میں آپ پڑھیں گے کہ اس میں موجود کرداروں نے اپنی کمزوریوں سمیت کس طرح روح کی خوبصورتی پر کام کیا جاتا ہے، اور پھر ایک مضبوط شخصیت میں ڈھلے۔

مکمل کتاب پڑھنے کے بعد رائے دینا آپ کا حق ہے۔ میں سننے کے لیے حاضر اور ان شاءاللہ، آئندہ مزید بہتری کی پوری کوشش کروں گی۔

Clubb of Quality Content!

والسلام،

زخرف

"عرش، کیا تم پہلے عربی میں پڑھنا چاہو گے یا انگریزی میں؟"

کمرے میں خاموشی گہری تھی۔ کھڑکی سے باہر رات کی سیاہی گہری ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی نگاہیں فون کی اسکرین پر گویا کسی چھپی ہوئی روشنی کو تلاش کر رہی تھیں۔ سوال کا جواب دینے سے پہلے اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، اپنے اندر کے طوفان کو قابو میں لانے کی کوشش کی۔

"عربی"...،دل زور سے دھڑکنے لگا

اشہد

اشہد

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آواز کانپ رہی تھی اور وجود کا ہر حصہ اس لمحے کے وزن کو محسوس کر رہا تھا۔ فون کی دوسری طرف موجود شخص نے ایک پُر سکون لیکن پُر اثر آواز میں کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا

أن لاإلہ إلا اللہ

ہر لفظ اسے اپنی روح کی گہرائیوں کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس نے دہرایا:

أن لاإلہ إلا اللہ

واشہد

واشہد

اسے اپنی گالوں پر کچھ نمی سی محسوس ہوئی۔ یہ آنسو صرف اس کے اور اللہ کے درمیان تھے جو کال کے دوسری طرف موجود شخص بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

أن

أن

ہر لفظ اس کے دل کے کسی گہرے حصے کو چھو رہا تھا

محمد

محمد

ان الفاظ کے ساتھ عرش نے اپنی روح میں ایک عجیب سی روشنی کو اترتے ہوئے محسوس کیا۔ گویا برسوں سے بند ایک دروازہ کھل گیا ہو، اور اس میں سکون، خوشبو اور محبت کی ٹھنڈی ہوا داخل ہو رہی ہو۔

عبدہ ورسولہ

عبدہ ورسولہ

کلمے کا ترجمہ انگریزی میں پڑھنے کے بعد فون کی دوسری طرف موجود گواہ نے خوشی اور محبت سے کہا :

"Congrats Arsh, you are officially a Muslim now!"

")مبارک ہو، عرش۔اب تم مسلمان ہو گئے ہو۔("

عرش نے اپنے دل میں وہ سکون محسوس کیا جو اس نے پہلے کبھی نہیں جانا تھا۔ اس نے کال بند کی، اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ لمحہ ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔

اس نے جائے نماز نکالی اور کانپتے ہاتھوں سے اسے بچھایا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دیا۔

"میرے اللہ"...

اس لمحے، عرش نے اپنے دل میں ایک ایسی روشنی کو محسوس کیا، جو نہ بجھنے والی تھی۔ اللہ کی محبت نے اس کے وجود کے ہر خالی گوشے کو بھر دیا تھا، اور وہ پہلی بار اپنی زندگی میں مکمل محسوس کر رہا تھا۔

نظریں فون کی اسکرین پر تھیں، اور انگلیاں تیزی سے اسکرین پر چل رہی تھیں۔

(اے نبی!) کہہ دو" :اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، یقیناً وہی بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

)سورۃ الزمر 39:53(

اس نے لکھتے ہی گہری سانس لی چند لمحے اس کے ذہن میں خیالات کا تبادلہ ہوا اور پھر پوسٹ کا بٹن دبا دیا۔ دل میں ایک عجیب سا سکون اترا، جیسے یہ الفاظ کسی انجانے درد کا مرہم بن گئے ہوں۔ اُس نے پلکیں موند لیں اور خود کو کچھ لمحوں کے لیے ان الفاظ کی گہرائی میں غرق ہونے دیا۔

عرش فون ہاتھ میں تھامے مسلسل اسکرین پر سکرول کر رہا تھا۔ نظریں بے مقصد اِدھر اُدھر بھٹک رہی تھیں، اور دل بے بسی اور بے چینی سے بھرا ہوا تھا۔

"کیا یہ سب میرے گناہوں کی وجہ سے ہو رہا ہے؟ "اُس نے کھڑکی سے اندر آتی ہوا کے تیز جھونکے کو محسوس کرتے ہوئے سوچا۔ یکدم اس کی نظر ایک آیت پر ٹھہر سی گئی":

(اے نبی!) کہہ دو: "اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، یقیناً وہی بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

یہ الفاظ گویا کہ کر اُسے دیکھنے لگے، کسی گہرے اندھیرے میں امید کی ایک کرن۔

اُس کی انگلیاں تھم گئیں۔ چند لمحے اس نے ان الفاظ کی گہرائی کو جاننے کی کوشش کی، جیسے یہ کسی ان دیکھے سوال کا جواب دینے کی کوشش کر رہے ہوں۔

پھر اُس نے بے ساختہ اُس آئی ڈی پر میسج لکھنا شروع کیا:

"کیا میرے بھی سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟"

مگر میں نے تو آج تک کچھ ثواب کا کام کیا ہی نہیں ہے میں تو جانتا بھی نہیں نیکیاں ہوتی کیا ہیں۔

میں نے تو اللہ کو کبھی پہچانا ہی نہیں ہے۔

مسلمان ہونے کے بعد بھی میں اللہ کو نہیں ڈھونڈ پا رہا۔

مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں گویا میرے پچھلے گناہوں کی وجہ سے یہ مشکلات آ رہی ہیں۔

کیا پھر بھی اللہ مجھے معاف کر دے گا؟

الفاظ کے پیچھے چھپی بے بسی اور تھکن صاف جھلک رہی تھی۔ مگر ایک امید تھی جو وہ جگانا چاہتا تھا

دوسری طرف، مصابیح فون کی اسکرین پر آئے پیغامات کو پڑھ رہی تھی۔اس کی نظریں الفاظ پر تھیں اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، اس کے ذہن میں سوالات ابھر رہے تھے

"کیا یہ شخص ریورٹ ہے؟"

کتنا خوش قسمت ہے

دل کی گہرائیوں سے آواز آئی

مصابیح نے چند لمحے کشمکش میں گزارے کہ آیا جواب دے یا نہیں۔آخر اُس نے اُس شخص کی مایوسی کی گہرائی کو دیکھتے ہوئے کچھ ٹائپ کرنا شروع کیا:

"کیا آپ ریورٹ ہیں؟"

چند لمحے گزرنے کے بعد دوسری طرف سے میسج آیا:

"جی میں ریورٹ ہوں۔"

مصابیح کے دل میں بچپن سے ہی ریورٹس کے بارے میں جاننے کے لیے بہت سے سوالات تھے۔اس کا تجسس مزید بڑھا۔

"ریورٹ؟اگر یہ شخص ریورٹ ہے تو یہ اتنا مایوس کیسے ہو گیا؟

اس نے جلدی سے اس اکاؤنٹ کا ڈیٹا چیک کیا تو وہاں 19 عمر لکھی تھی۔

"اتنی سی عمر میں وہ کس چیز کی وجہ سے ریورٹ ہوا کیا؟

کیا یہ اللہ سے spiritual connection بن گیا تھا؟اگر ہاں تو پھر یہ اب اتنا مایوس کیوں ہوا ہے؟

کیا اس نے اتنی مشکلات سہیں؟"

سوالات کے بادل ہر طرف چھا گئے اور اس کا تجسس مزید بڑھ گیا۔

"آپ اللہ سے اتنے مایوس کیوں ہیں؟"

اس نے کچھ توقف کے بعد میسج بھیجا:

"اللہ سے مایوس؟ میں زندگی سے تھک چکا ہوں، سب کچھ دھندلا ہو چکا ہے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا، مایوسی نے ایک گھیراؤ کیا ہوا ہے۔۔۔

میرے والدین، میرے سب اپنے دور ہو گئے ہیں، میں نے سب کھو دیا ہے۔ مجھے واقعی ہی کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے میں اسی مایوسی میں ڈوب کر مر جاؤں گا"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ڈھل رہی تھی، سورج اپنی آخری کرنیں سمیٹ رہا تھا، پرندے اپنے گھنسلوں کو مڑ رہے تھے۔

مصابیح نے خاموشی سے اس منظر کو دیکھا اور پھر فون کی سکرین پر جھک گئی۔

"کیا آپ کو لگتا ہے اللہ آپ کو ایسے ہی چھوڑ دے گا؟

وہ اندر ہی اندر مسکرائی

آہ کاش کہ وہ جان لے اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی آزماتا ہے۔۔۔اور وہ کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں

جنھیں اللہ دنیا کی رنگینیوں کے دھوکے سے نکال کر حقیقی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

"کیا آپ کا اللہ کے ساتھ spiritual connection شروع ہوا تھا جس نے آپ کو اس عمر میں اسلام کی طرف راغب کیا؟"

عرش نے کچھ لمحے کھڑکی سے باہر کے منظر کو دیکھا جہاں برف پڑ رہی تھی اور سردی انتہا کو تھی۔

اسے لگا جیسے کسی نے اس کے زخموں کے پیچھے وجہ ڈھونڈنے کی کوشش کی ہو اس نے گہری سانس لی اور پھر اپنی توجہ فون کی طرف کر دی۔

"جی"!

——----

شام کا وقت تھا، گلیوں کی دکانیں دھیرے دھیرے روشن ہو رہی تھیں۔ عرش اپنے ابو کے ساتھ باربر کی دکان پر پہنچا۔

"مجھے کچھ کام ہے۔ تم بال کٹوالو، میں بعد میں آکر تمہیں لے جاؤں گا۔"

"جی، ابو۔ "عرش نے تابعداری سے سر ہلایا۔

کرپال سنگھ اسے دکان پر چھوڑ کر اپنے کام سے نکل گئے۔ دکان میں اس وقت زیادہ رش نہیں تھا، صرف عرش اور ایک دوسرا گاہک جو اپنی باری کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

بال کاٹتے ہوئے باربر نے اچانک پوچھا، "بیٹا، کیا تم مسلمان ہو؟"

عرش نے چونک کر پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

"چاچا، نہیں، میں مسلمان نہیں ہوں۔"

باربر نے بے نیازی سے سر ہلاتے ہوئے کہا، " اچھا۔"

بات ختم ہو گئی، لیکن عرش کے دل و دماغ میں وہ سوال جیسے ٹھہر سا گیا۔

چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ پوچھا، "چاچا، آپ کو کیوں لگا کہ میں مسلمان ہوں؟"

باربر نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ ”بس ایسے ہی، تمہیں دیکھ کر پہلی نظر میں لگا کہ تم مسلمان ہو۔“

یہاں مسلمان اور سکھ دونوں بڑی تعداد میں رہتے تھے، اس لیے یہ سوال کچھ زیادہ غیر متوقع نہیں تھا۔

ہمم

عرش خاموش ہو گیا گویا کسی

گہری سوچ میں مبتلا ہو۔

نظریں آئینے میں اپنے عکس پر تھیں، ذہن میں سوالات کی گونج ہونے لگی۔ باربر کے یہ الفاظ اس کے ذہن میں بہت سے سوالوں کو بیدار کر گئے جنھیں وہ کبھی سوچا کرتا تھا۔

بال کٹوانا معمول کی بات تھی، مگر آج کا یہ معمول ایک نیا خیال اس کے ذہن میں جگا گیا تھا۔ وہ ان سوالوں کے ساتھ دکان سے باہر نکلا، مگر ان کے جواب اندر کہیں گہرائی میں تلاش کرنے لگا۔

لنچ بریک کے وقت سکول کے باغیچے میں دھوپ بدن پر ہلکے سے سکون کا احساس دے رہی تھی۔ ہوا کی خنکی میں درختوں کے پتے مدھم سرگوشی کر رہے تھے، دور سے میدان کا شور کسی پرانے ریڈیو کی دھیمی آواز کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ عرش اپنے بینچ پر بیٹھا، سر جھکائے، گود میں کتاب رکھے، گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

ماتھے پر بکھرے ہوئے بال اس کی خوبصورتی میں اضافے کا سبب بن رہے تھے۔ ان کی بے ترتیبی نے اس کے چہرے کو مزید دلکش بنایا تھا وہ فطری طور پر اپنے انداز میں دلکش نظر آ رہا تھا۔ شہد بھوری آنکھیں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی اور انگلیاں بے دھیانی سے کتاب کے کنارے کو چھو رہی تھیں، گویا کسی چھپے ہوئے جواب کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ارد گرد کے بچوں کی ہنسی اور خوش گپیاں محض ایک دھندلے پس منظر کا حصہ تھیں، اور وہ دنیا سے دور اپنے ہی خیالات میں قید تھا۔

اس نے اپنی سوچوں میں گہرائی سے جھانکا۔ ذہن میں سوالات کا ہجوم تھا، جن کے جواب دھوپ کی روشنی کی طرح قریب ہونے کے باوجود دھندلے لگ رہے تھے۔ وہ خود کو دنیا

سے بیگانہ محسوس کر رہا تھا، جیسے وقت تھم گیا ہو اور وہ اپنی حقیقت کے گہرے رازوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو

عرش کا یہ سکول کا آخری سال تھا۔ پیپرز قریب تھے اور یونیورسٹی کا آغاز بھی جلد ہونے والا تھا، مگر اس وقت اس کی زندگی میں ایک اور کشمکش چل رہی تھی جو اسے سکون سے رہنے نہیں دے رہی تھی۔ گزشتہ کچھ دنوں سے ایک سوال نے اسے بے چین کر دیا تھا۔

"کیا تم مسلمان ہو؟

یہ ایک معمولی سوال تھا مگر اس سوال کے پیچھے اس کے ذہن میں کئی اور سوال بیدار ہو چکے تھے۔

وہ ہمیشہ سے مسلمانوں کو عید کی خوشیاں مناتے دیکھتا تھا، یہ خواہش اس کے دل میں تھی کہ کاش وہ بھی کبھی عید کو اس طرح محسوس کرے، جیسے مسلمان محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنے مسلمان دوستوں کو دیکھتا تھا کہ کس طرح وہ عید کے دن خوشی سے بھرے ہوتے

تھے،اور اس کی نظر میں یہ خوشیاں ایک ایسی گہرائی رکھتی تھی جو وہ خود کبھی نہیں سمجھ سکا تھا۔ عید کی خوشیوں کے پیچھے جو سکون عنصر تھا، وہ عرش کے لیے ایک راز کی طرح تھا، جو کبھی عیاں نہیں ہوا تھا۔

اس کے کچھ دوست مسلمان تھے، عرش کو ہمیشہ ان کے عقائد میں ایک عجیب سی کشش محسوس ہوتی تھی۔ وہ اکثر اپنے دوست سے اس کے مذہب کے بارے میں سوالات کرتا، اور اس کے عقائد کی گہرائی کو جاننے کی کوشش کرتا۔ مگر وہ کبھی بھی ان کے عقائد کے بارے میں پوری طرح سے نہیں جان سکا تھا۔
لیکن اسے وہ سوال امید کی طرح لگا کہ وہ بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔

وقت پر لگا کر اُڑتا جا رہا تھا، اور عرش اس سب بھاگتے لمحوں کے درمیان اپنی الجھنوں میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ کوشش کرتا کہ ان سوچوں سے نکل سکے، مگر سوالات کا بے قابو سیلاب اس کا پیچھا کیے جا رہا تھا۔

کچھ دنوں بعد اس کے پیپرز ختم ہو گئے، مگر یہ شور کم نہ ہوا۔ زندگی کی دوڑ میں وہ اپنے سوالوں کے ساتھ الجھا ہوا تھا، جیسے کوئی خلا اس کے اندر بڑھتا جا رہا ہو۔

ایک شام وہ اپنے کمرے میں بیٹھا، سائیڈ ٹیبل کے دراز میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمرے میں خاموشی کا راج تھا، صرف دور گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ اچانک اس کے والد کی آواز اس سکوت کو توڑ گئی:

"عرش"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ چونک کر مڑا۔

"جی، ابو؟"

اس کے والد کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ ان کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو عرش کو بے چین کر گیا۔ وہ نرمی سے بولے:

"عرش، میرا بیٹا، تم اب 18 سال کے ہو گئے ہو۔ پیپرز بھی ختم ہو گئے ہیں۔ میں اور تمہاری امی نے بہت سوچا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں کینیڈا بھیجنا چاہیے۔"

عرش کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

مگر ابو ایسے کیسے ابھی تو میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور۔۔۔

"یہاں کے حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں، بیٹا۔

کرپال سنگھ نے اسے ٹوکا۔۔۔

ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنی تعلیم ایک پرسکون ماحول میں مکمل کرو۔ کینیڈا میں تمہارے لیے بہت اچھے مواقع ہوں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عرش کے دل میں جیسے ایک دم کچھ ٹوٹا۔ کمرے کی دیواریں اچانک اسے تنگ پڑتی محسوس ہوئیں۔ ذہن میں سوالات کی ایک اور لہر اٹھنے لگی: اپنے گھر سے دور؟ اپنی مٹی سے الگ؟ کیا میں ان سب کو چھوڑ سکوں گا؟ میرے خواب؟ مجھے اپنے ملک میں رہ کر کچھ کرنا تھا؟ ان سب کا کیا ہو گا؟

کرپال سنگھ اسے دیکھتے رہے، ان کی آنکھوں میں فکر واضح تھی۔ مگر عرش کے دل میں ایسا طوفان اٹھا تھا جسے وہ کسی کو بیان نہیں کر سکتا تھا۔

ایک لمحے کے لیے کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔

وہ جانتا تھا جو ابو نے فیصلہ کیا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹنے والے۔ آخر کار اس نے ایک گہری سانس لی اور سر جھکا کر بولا:

"جی ابو، جیسا آپ بہتر سمجھیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

الفاظ کے پیچھے چھپی اداسی کرپال سنگھ نے محسوس کی، مگر کچھ نہ کہا۔ وہ پلٹے اور دروازے سے باہر چلے گئے۔

عرش کمرے میں اکیلا رہ گیا۔ وہ خاموشی سے کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور باہر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ شام کا وقت تھا، سورج غروب ہو رہا تھا، اور آسمان پر سرخی چھائی ہوئی

تھی۔اس نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں، اپنے دل کے شور کو دبانے کی کوشش کی۔ باہر سب خالی خالی دکھ رہا تھا۔

اس کے ذہن میں ایک ہی سوال گونج رہا تھا:

کیا یہ فیصلہ میری زندگی بدل دے گا؟ یا مجھے اس سے بھی زیادہ سوالات کے اندھیروں میں دھکیل دے گا؟

—--------

"امی، کیا واقعی کینیڈا جانا ضروری ہے؟"

عرش کی آواز میں درد اور بے بسی کا سایہ تھا۔ وہ امرت کور کے سامنے بیٹھا تھا، آنکھوں میں آخری امید لیے۔ وہ جانتا تھا کہ امی اس کی بات نہیں مانیں گی، کیونکہ ابو کا فیصلہ ہی سب پر حاوی تھا، مگر پھر بھی دل کے کسی کونے میں ایک آخری امید پل رہی تھی۔

امرت کور نے اس کے سوال پر ایک لمحے کے لیے توقف کیا، پھر نظر جھکاتے ہوئے دھیرے سے کہا

"جی، عرش... کچھ کڑوے فیصلے بچوں کی بہتری کے لیے کرنے پڑتے ہیں، چاہے وہ دل پر کتنے ہی بھاری کیوں نہ ہوں۔ عرش بیٹا۔"

اس کی ماں کی آواز میں بے بسی اور محبت کا عجیب امتزاج تھا۔ عرش کی آنکھیں امرت کور کے چہرے پر تھیں،۔ مگر وہاں صرف خاموشی تھی، ایک بے آواز تسلیم۔

اس کے دل کے کسی کونے میں کچھ ٹوٹ سا گیا۔اس نے زبردستی ایک زخمی سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائی اور خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اس کے پاس کچھ کہنے کے لیے بچا ہی نہیں تھا، اور اگر کچھ کہتا بھی تو وہ بے سود ہوتا۔

واپس اپنے کمرے میں آکر اس نے خاموشی سے اپنا سامان پیک کرنا شروع کردیا۔ کمرے کی ہر چیز اسے ادھوری اور بے جان لگ رہی تھی، اس کے دل پر ایک عجیب سا بوجھ تھا، اور ہر گزرنے والے لمحے کے ساتھ وہ بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔

سامان پیک کرتے ہوئے وہ کبھی کبھار کھڑکی سے باہر جھانکتا، مگر وہاں بھی اسے کچھ نظر نہ آتا۔ باہر کا منظر دھندلا اور بے رنگ لگ رہا تھا۔ اداسی ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔

اس کے اندر سوالوں کا طوفان تھا وہ طوفان جسے وہ دنیا کے سامنے لانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ اس کی خاموشی اس کے دل کے اندر چھپے شور کی گواہی دے رہی تھی، لیکن یہ شور سننے والا کوئی نہیں تھا۔

وہ بیگ تھامے ہوڈی کی جیب میں ہاتھ ڈالے ائیر پورٹ کے رش میں کھڑا تھا، جہاں ہر چہرہ اجنبی اور ہر آواز غیر مانوس تھی۔ کانوں میں لگے ائیر پوڈز میں موسیقی دھیمی آواز میں بج رہی تھی، مگر اس کا دل کہیں اور بھٹک رہا تھا۔ ہوڈی کی جیب میں ہاتھ دبائے وہ خود کو دنیا سے چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکادیا اور آنکھیں موند لیں۔ باہر کے دھندلے مناظر کھڑکی کے پار سے گزر رہے تھے،۔اجنبیت کا یہ بوجھ اور بھی بھاری لگنے لگا۔ کچھ دیر بعد، ڈرائیور کی آواز سے وہ چونکا

Your destination has arrived

(آپ کا منزل آگئی ہے)

وہ بوجھل قدموں سے گاڑی سے اترا اور فلیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ راستے بھر سرد ہوا اس کے چہرے سے ہوڈی کے اندر جھانکتی رہی، مگر وہ اپنے خیالات میں گم تھا۔ فلیٹ میں داخل ہو کر اس نے اپنے فلیٹ میٹ کو ایک نظر دیکھا جو غیر مسلم تھا اور روزمرہ کے معمول میں مصروف۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا اور بستر پر گرتے ہی نیند نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

شام کو اس کی آنکھ کھلی۔ چہرے پر اکتاہٹ کا سایہ اور دل میں بے سکونی لیے، وہ باہر کچھ کھانے کی تلاش میں نکل گیا۔

راستے میں اچانک عرش کی نظر ایک مسجد پر پڑی۔ سفید گنبد، اونچے مینار، اور ہلکی روشنیوں میں نہایا ہوا وہ منظر دل کو چھونے والا تھا۔ مسجد کے دروازے پر آہستہ چلتے ہوئے لوگ، جن کے چہرے سکون سے بھرے ہوئے تھے، عرش کو حیرت میں ڈال رہے تھے۔ اس کے قدم ایک لمحے کے لیے رک گئے، جیسے کسی انجان کشش نے اسے جکڑ لیا ہو۔

وہ بے خیالی میں مسجد کی جانب بڑھا اور دروازے کی دہلیز پر رک گیا۔ اندر کا منظر بے حد دلکش تھا۔ ہلکی سنہری روشنی ہر گوشے میں پھیلی ہوئی، جیسے سکون اور پاکیزگی کا امتزاج ہو۔ دیواروں پر قرآنی آیات کے نقش۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر وضو کا انتظام تھا، جہاں پانی کے بہنے کی مدھم آواز عرش کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اندر لوگ قطاروں میں کھڑے تھے، نماز کی حالت میں جھکے ہوئے۔ ہر طرف ایک خاموشی تھی جو بول رہی تھی۔

عرش نے ارد گرد دیکھا اور محسوس کیا کہ اس ماحول میں کچھ خاص ہے، ایک ایسی چیز جس نے اس کے اندر کی بے سکونی کو چھیڑ دیا تھا۔

اس نے اپنے ملک میں ہمیشہ مزار مندر ہی دیکھے تھا جہاں وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ اس کے گھر کے آس پاس مسلمانوں کی مساجد نہیں تھیں اور نہ ہی زیادہ مسلمان۔

سکول میں اس کا ایک مسلمان دوست بنا تھا اور چونکہ سکول کافی دور تھا وہ مسجد کے بارے میں جانتا تو تھا مگر مسجد دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔

وہ ایک ستون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور ان لوگوں کو دیکھنے لگا جو عبادت میں مصروف تھے۔ وہ لوگ تعداد میں بہت کم تھے مگر ان کے چہرے پر سکون کی روشنی تھی، جو عرش کو بے حد حیرت میں ڈال رہی تھی۔

روشنی، آوازیں، اور خوشبوؤں کا یہ امتزاج اس کے دل کی گہرائیوں تک اتر گیا۔

اس جگہ پر ایسا سکون محسوس ہوا جسے پہلے وہ کبھی نہیں محسوس کر پایا تھا۔ اس کا دل بے اختیار کہنے لگا:

"شاید یہی وہ حقیقت ہے جس کی مجھے تلاش تھی"

یہ لمحہ، روشنیوں اور سکون سے بھرا ہوا، عرش کی زندگی کا ایک نیا موڑ ثابت ہونے والا تھا۔

"بیٹا، آپ یہاں کھڑے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

وہ یکدم چونکا، کسی نے اسے گہری سوچوں سے نکالا۔ اس کی نظریں زمین پر جمی ہوئی تھیں، دل میں بوجھ تھا، اور یہ بوجھ اتنا بھاری تھا کہ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کہاں سے آغاز کرے۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں بے اختیار لرز رہی تھیں، جیسے کوئی اضطراب اس کے جسم میں اُتر رہا ہو۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا، جیسے ہر دھڑکن میں ایک نیا سوال جنم لے رہا ہو۔

وہ تین دن سے مسلسل مغرب کے وقت ستون کے پاس کھڑا نمازیوں کو دیکھتا، اور ایک سکون تھا جو اس کے اندر آہستہ آہستہ اُترتا جاتا۔ نمازیوں کی عبادت میں کوئی ایسی بات تھی جو اس کے دل کو تڑپاتی، اور ساتھ ہی ایک بے چینی تھی جو اس کے اندر شدت سے بیدار ہوتی۔ ان نمازیوں کے سکون اور وہ خود کی اضطراب کی حالت میں جیسے کوئی فرق تھا جسے وہ سمجھنے کی کوشش کرتا۔

آج اس کا تیسرا دن تھا جب کسی نے اس کو مخاطب کیا، اور یہ سوال اُس کی گہرائیوں میں ایک تازہ لہر کی طرح ابھرا۔

"جی، آپ کون؟"

اس کی آواز میں ناآشنائی تھی، مگر آنکھوں میں ایک گہرا سوال چھپا تھا، جیسے وہ اس جگہ کا مطلب جاننا چاہ رہا ہو، مگر خود بھی نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے آغاز کرے۔

"میں مسجد کا امام ہوں۔ "امام صاحب نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا، ان کے چہرے پر ایک ایسی نرمی تھی، جیسے وہ اس کی تلاش کو جانتے ہوں۔" میں آپ کو روز یہاں کھڑا دیکھتا ہوں۔آج سوچا، پوچھ لوں، کسی خاص مقصد کے تحت کھڑے ہوتے ہیں؟"

"وہ اندر ہی اندر ایک لمحے کو رکا، جیسے کوئی گمشدہ سراغ اُس کے دل میں جاگ اُٹھا ہو۔

"کب سے کسی مقصد کی ہی تو تلاش میں تھا جس کا سرا مجھے یہ مسجد دے رہی ہو "...اُس نے دل میں یہ سوچا۔اس کی سانسیں کچھ تیز ہو گئیں، جیسے ایک نیا راستہ سامنے آ رہا ہو۔

"مقصد؟ جی شاید"...

اس نے خیالات کو جھٹکتے ہوئے بولا

"انکل، کیا میں مسلمان ہو سکتا ہوں؟"

یہ سوال اس کے دل سے، جیسے کسی چھپے ہوئے راز کی طرح، اچانک نکلا۔ آواز میں ایک سچائی اور شدت تھی، گویا وہ اپنی روح کی گہرائیوں سے پوچھ رہا ہو کہ کیا اسے بھی اس سکون کی حالت مل سکتی ہے، جو ان نمازیوں کے چہرے پر تھا؟

امام صاحب کی نظریں عرش کے چہرے پر تھیں۔

جدید لائٹس۔

کی نرم، سفید روشنی میں عرش کا چہرہ واضح تھا، جس پر الجھنوں کے سائے چھائے ہوئے تھے۔ وہ خاموشی سے اپنے الفاظ کا وزن تول رہا تھا، اس کے دل میں کئی سوالات اور شبہات کا بوجھ تھا، اور وہ انہیں کسی حل تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہو۔ امام صاحب، جو اپنی جگہ پر پرسکون بیٹھے تھے، اس کی پریشانی کو گہری نظر سے دیکھ رہے تھے۔

"انکل... مسلمان ہونا میرے لیے بہت مشکل ہے۔ میرے والدین کبھی مجھے قبول نہیں کریں گے، اور میں... میں تو خود بھی ابھی independent نہیں ہوں۔"

عرش نے بمشکل اپنی بات کہی،اس کی آواز میں گہری تھکن،خوف،اور بے بسی کی جھلک تھی، وہ خود کو ایک بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح محسوس کر رہا تھا،جو رات کے اندھیرے میں روشنی کی تلاش میں ہو۔

امام صاحب نے دھیرے سے سر ہلایا۔ان کی آنکھوں میں شفقت کی ایک چمک تھی،جو عرش کی بے چینی کو بہت اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔

"ہمم... تو تمہارا یہ ڈر ہے؟ "امام صاحب نے اپنی نشست سے قدرے آگے جھکتے ہوئے کہا،ان کا لہجہ نرم اور تسلی دینے والا تھا،جیسے کسی معالج نے مریض کے زخموں پر نہایت نرمی سے مرہم رکھا ہو۔" ٹھیک ہے،پھر جاؤ۔لیکن یاد رکھنا،جو سچائی کی تلاش میں نکلتا ہے،اللہ اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔"

عرش نے امام صاحب کے الفاظ دل میں اُتارے،اور ان کی باتوں نے جیسے اس کے دل کی گہرائیوں میں پہلے سے جلتی ہوئی چنگاری کو مزید بھڑکا دیا ہو۔وہ بھاری دل کے ساتھ

اٹھا، باہر جاتے ہوئے، اس نے ایک آخری نظر امام صاحب پر ڈالی، مگر ان کے چہرے پر اب بھی وہی پر سکون مسکراہٹ تھی، جو عرش کے دل میں ایک نئی امید کا آغاز بن گئی۔

رات گہری ہو چکی تھی۔۔ باہر برف پڑ رہی تھی اور آسمان پر چاند کی ہلکی سی چمک برف کی تہہ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

عرش کروٹیں بدل رہا تھا۔ اس کا دل بھاری تھا، ہر طرف ایک انجان خالی پن کا احساس۔۔۔ اس نے کھڑکی کے قریب جا کر آسمان کی طرف دیکھا اور پھر خود سے سوال کیا،

"کیا یہ وہ وقت ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک انجانا جذبہ اس کے دل میں اٹھا، ایک فیصلہ، ایک راستہ، جیسے اس کے دل میں ایک نئی روشنی کا آغاز ہو رہا ہو۔

وہ کچھ لمحے رکا پھر اس نے فون اٹھایا، انگلیاں امام صاحب کا نمبر تلاش کر رہی تھیں۔

چند لمحوں کے توقف کے بعد اس نے میسج ٹائپ کیا:

"مجھے شہادت لینی ہے۔"

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اور پھر کچھ لمحے بعد، دوسری طرف امام صاحب کے پیغام پر مسکراہٹ آئی۔

"کیوں نہیں۔"

عرش نے فوراً جواب دیا، " لیکن مجھے ابھی شہادت لینی ہے "

امام صاحب نے ایک لمحے کے لیے سوچے بغیر جواب دیا، " میں تیار ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عرش، کیا تم پہلے عربی میں پڑھنا چاہو گے یا انگریزی میں؟"

کمرے میں خاموشی گہری تھی۔ کھڑکی سے باہر رات کی سیاہی گہری ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں فون کی اسکرین پر گویا کسی چھپی ہوئی روشنی کو تلاش کر رہی تھیں۔

سوال کا جواب دینے سے پہلے اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، اور اپنے اندر کے طوفان کو قابو میں لانے کی کوشش کی۔

"عربی"...

اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا،

اشہد

اشہد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آواز کانپ رہی تھی اور وجود کا ہر حصہ اس لمحے کے وزن کو محسوس کر رہا تھا۔ فون کی دوسری طرف موجود شخص نے ایک پُر سکون لیکن پُر اثر آواز میں کلمہ پڑھنا شروع کر دیا تھا:

أن لا إله إلا الله

ہر لفظ اسے اپنی روح کی گہرائیوں کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس نے دہرایا:

أن لا إله إلا الله

واشہد

واشہد

آنکھوں سے بہنے والے آنسواب ایک نہ ختم ہونے والے چشمے کی طرح بہنہ جاری ہو گئے۔یہ آنسو صرف اس کے اور اللہ کے درمیان تھے جو کال کے دوسری طرف موجود شخص بھی نہیں دیکھ سکتا تھے۔

صرف آنسو نہیں تھے،یہ اس کے دل کے برسوں کے اندھیرے کا پانی تھا جو روشنی کی تڑپ میں بہہ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُن

اُن

ہر لفظ اس کے دل کے کسی گہرے حصے کو چھو رہا تھا

محمد

محمد

ان الفاظ کے ساتھ عرش نے اپنی روح میں ایک عجیب سی روشنی کو اترتے ہوئے محسوس کیا۔ جیسے برسوں سے بند ایک دروازہ کھل گیا ہو، اور اس میں سکون، خوشبو اور محبت کی ٹھنڈی ہوا داخل ہو رہی ہو۔

عبدہ ورسولہ

عبدہ ورسولہ

کلمے کا ترجمہ انگریزی میں پڑھنے کے بعد فون کی دوسری طرف موجود گواہ نے خوشی اور محبت سے کہا :

Congrats arsh you are officially muslim

")مبارک ہو، عرش۔ اب تم مسلمان ہو گئے ہو۔("

عرش نے اپنے دل میں وہ سکون محسوس کیا جو اس نے پہلے کبھی نہیں جانا تھا۔ اس نے کال بند کی، اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ لمحہ ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔

اس نے جائے نماز نکالی اور کانپتے ہاتھوں سے اسے بچھایا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دیا۔

"میرے اللہ"...

الفاظ لرزتے ہوئے نکلے، اور آنکھوں سے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔ یہ آنسو شکر گزاری کے تھے، محبت کے تھے، اور اس سکون کے تھے جو اسے پہلی بار نصیب ہوا تھا۔

اس لمحے، عرش نے اپنے دل میں ایک ایسی روشنی کو محسوس کیا، جو نہ بجھنے والی تھی۔ اللہ کی محبت نے اس کے وجود کے ہر خالی گوشے کو بھر دیا تھا، اور وہ پہلی بار اپنی زندگی میں مکمل محسوس کر رہا تھا۔"

----—

وہ انیس سالہ لڑکا مسلمان ہو چکا تھا۔۔۔اس نے حق کو پالیا۔۔۔اندھیرے چھوٹ گئے، سوالات کے بادل کھلنے لگے تھے۔۔۔اس کی زندگی میں اب ایک نیا دور شروع ہونے جارہا تھا۔اس کا دل سکون سے بھرا تھا،اور وہ اپنی نئی زندگی کی ابتدا کے لیے تیار تھا۔

وہ اٹھا اور باہر شیڈ کے نیچے جا کر کھڑا ہو گیا۔رات کا وقت تھا،اور ہوا میں ٹھنڈک تھی۔ برف کی سفید تہہ ہر طرف پھیل چکی تھی،جو منظر کو اور بھی پر سکون بناتی تھی۔شیڈ کے نیچے کھڑے ہو کر وہ یہ سب کچھ محسوس کر رہا تھا۔ہر طرف سکوت تھا۔آسمان پر تارے چمک رہے تھے،اور چاند کی روشنی برف پر پڑ رہی تھی،وہ لمحہ عرش کے دل کے سکون کو مزید گہرا کر رہا تھا۔

عرش نے حقیقت کو پالیا تھا،اور اب اس کا اصل امتحان شروع ہو چکا تھا۔

وہ بس جلدی سے فجر کا انتظار کر رہا تھا۔۔جیسے وہ اپنے نئے سفر کا پہلا قدم اٹھانے والا ہو،

Clubb of Quality Content

رات کی گہرائی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔اندھیرے چھوٹ رہے تھےاور نئ روشنیاں جنم لے رہیں تھیں۔ عرش چھت پر تنہا بیٹھا آسمان کی وسعتوں کو تک رہا تھا۔اس کے دل میں عجیب سی کیفیت تھی، جیسے کسی بہت بڑے بوجھ سے آزاد ہو گیا ہو۔وہ ہر تارے کو غور سے دیکھ رہا تھا، یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ روشنی کہاں سے آتی ہے اور اس کا اصل مرکز کیا ہے۔اس کا دل اللہ کے قرب میں جاگ اٹھا تھا۔

اس نے شہادت کے کلمات ادا کیے تھے،اور وہ الفاظ اس کے دل میں اتر گئے تھے۔وہ اب اللہ کے سامنے

تھا۔گناہوں سے پاک، مکمل سکون میں ڈوبا ہوا۔وہ تمام رات وہیں بیٹھا رہا،اللہ کو محسوس کرنے کی کوشش کرتا رہا۔آسمان کی روشنی اس کے دل کو مزید پُر سکون کر رہی تھی،موسم اب کافی صاف ہو چکا تھا۔ہوا میں تازگی تھی،اور آسمان پر ہلکی نارنجی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔فجر کا وقت بھی ہو چکا تھا وہ اٹھا اور مطمئن دل کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیا۔

مسجد کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اس کے دل میں اپنائیت کا احساس جاگا۔اس نے آج پہلی بار مسجد کو اپنی عبادت گاہ کے طور پر محسوس کیا۔وہ دھیرے دھیرے اندر بڑھا،اور امام صاحب کو دیکھ کر ان کے قریب پہنچا۔اس کے دل کی معصومیت اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔

"امام صاحب، کیا آپ مجھے نماز سکھائیں گے ؟"

اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

امام صاحب نے شفقت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا:

"کیوں نہیں، بیٹا"

امام صاحب نے اسے وضو کروایا اور پھر وہ ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ان کے پیچھے پیچھے نماز پڑھنے لگا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

وہ آج اس چھوٹے بچے کی طرح معصومیت سے بھرا تھا جو ابھی گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہو۔

جب اس نے نیت باندھی، تو اس کا چہرہ نور سے جگمگا اٹھا۔اس کے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، مگر آج ان میں ایک خاص چمک تھی۔اس کی شہد بھوری آنکھیں آج مزید گہری، پر کشش دکھ رہی تھیں۔اور چہرہ ایمان کے نور سے روشن تھا، جیسے اس کے دل کی پاکیزگی اس کے چہرے پر ظاہر ہو رہی ہو۔

وہ عاجزی کے ساتھ کھڑا تھا، اپنے ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے، ہر سجدہ اس کے دل کو مزید ہلکا کر رہا تھا، اور ہر رکعت کے ساتھ وہ خود کو اللہ کے مزید قریب محسوس کر رہا تھا۔

نماز ختم ہوئی، تو عرش کو اپنا دل ہلکا ہوتا محسوس ہوا۔وہ دھیرے سے مسجد کی دہلیز پار کر کے باہر نکلا۔فضا میں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔آسمان پر روشنی پوری طرح پھیل رہی۔

چڑیاں اپنے گھونسلوں سے نکل کر کھانے کی تلاش میں جا رہی تھیں۔ پرندوں کی چہچہاہٹ، ٹھنڈی ہوا، اور فجر کا وقت اسے عجیب سی خوشی دے رہا تھا۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور دل ہی دل میں کہا:

"یا اللہ، یہ مسجد میری زندگی کی سب سے محفوظ جگہ ہے۔ مجھے اس روشنی سے کبھی دور نہ کرنا۔"

——-------

—

عرش بیسمنٹ کے سادہ سے کمرے میں خاموشی کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا۔ یہ اس کی آخری رکعت تھی۔ اچانک پیچھے سے ایک اجنبی آواز نے اس خاموشی کو توڑ دیا:

"تم کالا جادو کر رہے ہو؟"

عرش نے سلام پھیر کر پیچھے دیکھا۔ سامنے اس کا نان مسلم فلیٹ میٹ کھڑا تھا، چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات۔ عرش کے چہرے پر سکون کی سی چمک ابھری،۔اس نے نرم لہجے میں جواب دیا:

"نہیں، میں تو ایک اللہ کی عبادت کر رہا ہوں۔"

فلیٹ میٹ کچھ حیران ہوا۔ وہ اس سے روز مرہ کے " ہائے، ہیلو " سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا، اس لیے وہ نہیں جانتا تھا کہ عرش مسلمان ہو چکا ہے۔

عرش نے مسکراتے ہوئے کہا، " میں مسلمان ہو چکا ہوں۔"

آج اس کو اسلام قبول کیے ہوئے سات دن ہو گئے تھے، اور یہ سات دن اس کی زندگی کے سب سے پر سکون دن تھے۔

فلیٹ میٹ کشمکش میں مبتلا وہاں سے واپس پلٹ گیا۔

Clubb of Quality Content!

عرش نے گہری سانس لی اور ایک لمحے کے لیے سوچ میں ڈوب گیا۔ یہ پچھلا ہفتہ اس کے لیے زندگی کا ایک نیا باب تھا۔ دل ایسا سکون محسوس کر رہا تھا جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ وہ اپنے رب کے قریب ہونے کا احساس کر رہا تھا، جیسے اسے وہ مقصد مل گیا ہو جس کی تلاش میں وہ برسوں بھٹکتا رہا تھا۔

اس نے نماز سیکھ لی تھی اور باقاعدگی سے مسجد جانا شروع کر دیا تھا۔ ہر نماز میں دل کو عجیب سی خوشی محسوس ہوتی تھی۔ آن لائن وسائل کے ذریعے اس نے اسلام کے بارے میں مزید جاننا شروع کیا تھا۔ وہ ہر لمحہ ایک اچھا مسلمان بننے کی کوشش میں تھا، اور اس کی یہ جدوجہد اسے اپنی ذات کے قریب کر رہی تھی۔

لیکن آج کا دن مختلف تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب وہ اپنے امی، بابا کو بتا دے گا۔ یہ سوچتے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ پچھلے سات دنوں میں اس نے کئی بار یہ ارادہ کیا، لیکن ہمت نہیں ہو سکی۔

وہ جانتا تھا ان کا ردعمل سخت ہوگا

"وہ مجھے رد کردیں گے کیا؟"

یہ خیالات اسے خوفزدہ کر دیتے، لیکن ساتھ ہی اس کے اندر ایک مضبوط یقین بھی تھا :

"اللہ میرے ساتھ ہے۔"

عرش نے ایک گہری سانس لی، خود کو پرسکون کیا، اور دل میں دعا کی:

یا اللہ، مجھے ہمت دے۔" میری رہنمائی فرما۔"

باہر تیز ہوا چل رہی تھی۔ کھڑکی کے پردے ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے تھے، اور رات کے سناٹے میں سرسراہٹ کی آواز گونج رہی تھی۔ لیکن جو طوفان عرش کے دل میں برپا تھا، وہ اس ہوا سے کہیں زیادہ شدید تھا۔ یہ طوفان خوف اور وسوسوں کا ایک عجیب امتزاج تھا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا، لیپ ٹاپ کی اسکرین اس کے سامنے روشن تھی۔

وہ اپنے والدین سے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتانے کے لیے تیار تھا، اور یہ لمحہ اس کی زندگی کا سب سے مشکل ترین لمحہ تھا۔ اس نے گہرا سانس لیا اور کال کا بٹن دبا دیا۔ دل کی دھڑکن مزید تیز ہو گئی۔

دل ہی دل میں وہ اللہ سے مدد مانگ رہا تھا کہ چند لمحوں بعد اس کے والد کا چہرہ سکرین پر نمودار ہوا۔

"عرش کیسے ہو؟"

اس کے والد نے کال اٹھاتے ہی پوچھا۔

عرش کے دل میں گہرا اضطراب تھا۔ اسے خود کو سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا، مگر اللہ کی طرف سے اسے غیبی طاقت کا احساس ہو رہا تھا۔

"ابو امی، مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔" اس نے ہمت جمع کر کے کہا۔ اس کی آواز میں انجان سی دھڑکن تھی۔

"کیا بات ہے بیٹا؟ تم پریشان لگ رہے ہو، سب ٹھیک ہے؟"

اس کی والدہ نے فکرمندی سے پوچھا، ان کے چہرے پر تشویش تھی۔

اس نے بمشکل تھوک نگلا

"ابو، امی، میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔"

اپنی آواز اسے گہری کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

دوسری طرف چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔اس خاموشی میں بے یقینی اور غم کی ملی جلی کیفیت تھی۔طوفان سے پہلے والی خاموشی۔۔۔

"نہیں، میں نے کچھ غلط سنا ہے؟ "اس کی والدہ نے بے یقینی سے کہا۔

وہ دونوں اس وقت شل تھے، گویا ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی ہو۔

"امی، آپ نے ٹھیک سنا ہے، بلکل میں مسلمان ہو چکا ہوں۔"

عرش نے دہرایا،

اسے لگا کوئی غیبی طاقت اس کا ساتھ دے رہی ہے۔

"عرش یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟ تمھارا دماغ ٹھیک ہے؟

تمھیں اندازہ بھی ہے کہ تمھاری اس حرکت کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے؟ تم نے ہمیں رسوا کر دیا عرش۔۔۔"

اس کے ابو کی گرجتی ہوئی آواز آئی۔

"جی ابو، میں جانتا ہوں، لیکن۔۔۔۔"

"کیا لیکن؟ تم سے یہ سب کس نے کہا؟ کس نے تمھارے کان بھرے؟ عرش، تمھیں کیا ہو گیا ہے؟"

اس کی والدہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت شدید صدمے میں تھیں۔

"امی، یہ میرا فیصلہ تھا، مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔

مجھے سکون کی تلاش یہاں تک لائی ہے۔ یہی حق ہے امی، آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔"

اس کا دل ٹوٹ رہا تھا، مگر وہ حق کے لیے بول رہا تھا۔

"بس عرش۔۔"

اس کے ابو کی گرجتی ہوئی آواز آئی۔

"ٹھیک ہے، اگر تم نے یہ چنا ہے تو آج سے تمھارا تعلق ہم سے ختم۔ تمھیں ہماری طرف سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

آگے تمھاری مرضی۔"

یہ کہتے ہوئے انھوں نے غصے سے فون بند کر دیا۔

Clubb of Quality Content

اس نے آخری بار اپنی ماں کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسو دیکھے، اور یہ منظر اسے اندر تک زخمی کر گیا۔

عرش جانتا تھا کہ ان کے حالات پہلے اچھے نہیں تھے۔اس کے والد نے بچپن میں ہی اپنے والد کو کھو دیا تھا، اور اس کے بعد وہ بہت محنت کرتے تھے۔

اسے یاد تھا کہ اس کے والدین نے بہت مشقت سے پالا تھا، وہ جانتا تھا کہ یہ فیصلہ انھیں اندر تک توڑ دے گا، لیکن وہ اللہ کا راستہ چن چکا تھا۔

وہ کھڑکی کے قریب جا کر رک گیا۔ باہر ہوا اب بھی شدت سے چل رہی تھی، لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے اندر کا طوفان کہیں زیادہ مضبوط تھا۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں بادلوں کے بیچ چاند کی روشنی جھلک رہی تھی۔وہ روشنی، جیسے چراغ راہ کی طرح، اسے یاد دلا رہی تھی کہ اس سفر میں اللہ کی مدد ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔

عرش نے آنکھیں بند کر لیں، جیسے ہوا کے جھونکوں کو خاموشی سے محسوس کر رہا ہو۔اور پھر ذہن کچھ سال پیچھے کی یادوں میں کھو گیا۔

ابو، ابو! وہ سکول سے واپسی پر دوڑتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔اس کا چہرہ گرمی کی شدت سے لال ہو رہا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی۔

کرپال سنگھ، جو کھیتوں میں کدال چلا رہے تھے، نے گردن موڑ کر دیکھا۔ایک لمحے کے لیے ان کے چہرے پر تھکان کے آثار دھندلے پڑ گئے،اور مسکراہٹ ان کے ہونٹوں پر آگئی۔

"عرش! میرا شہزادہ سکول سے آگیا"؟ "کرپال سنگھ نے کدال زمین پر رکھ دی اور اپنی کمر سیدھی کی۔

"جی،ابو! میں آپ کی مدد کر دوں ؟ "عرش نے جلدی سے کہا،اس کی آنکھوں میں چمک اور آواز میں بے قراری تھی۔ جیسے وہ فوراً سے پہلے اپنے والد کے لیے کچھ کر سکے۔

Clubb of Quality Content!

کرپال سنگھ ہنس پڑے اور اپنے پسینے سے بھیگے چہرے کو صاف کرتے ہوئے بولے، " نا، نا،میرا بچہ۔ تو ابھی سکول سے آیا ہے، تھکا ہوا ہو گا۔ جا،ماں نے تیرے لیے روٹی بنا کر رکھی ہو گی، کھالے اور آرام کر لے۔"

"لیکن، ابو "... عرش نے ضد کرنے کی کوشش کی، مگر کرپال سنگھ نے محبت بھری سختی سے اسے روک دیا،" جب وقت آئے گا، تُو میرا سہارا ضرور بنے گا۔ ابھی تُو جا اور اپنی پڑھائی پہ دھیان دے۔"

عرش نے اپنے والد کی آنکھوں میں محبت اور تھکن کو محسوس کیا۔ اس کا دل چاہا کہ وقت جلدی گزر جائے اور وہ اپنے ابو کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہو جائے۔ وہ خاموشی سے پلٹا اور دل میں یہ عہد کرتے ہوئے گھر کی طرف چل دیا کہ ایک دن اپنے ابو کو آرام کی زندگی ضرور دے گا۔

منظر دھندلا گیا اور آنکھوں میں کرب لیے اس نے سختی سے آنکھیں بھینچ لیں۔

-------——

آسمان کے کناروں پر پھیلی سرخی اب اندھیرے میں ڈھل رہی تھی۔ ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔

مصابیح نے ایک گہری سانس لی، جیسے دسمبر کی سرد شام کی اس پر اسرار خاموشی کو اپنے اندر اتار رہی ہو۔ جبکہ فون پر لکھے وہ الفاظ اسے اپنے اندر اتارنا مشکل لگ رہے تھے۔ اپنے ارد گرد پھیلتی سردی کو محسوس کیا۔

وہ چھت پر لگی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی عرش کا کیا گیا میسج پڑھ رہی تھی قطرہ قطرہ اس کا دل پگھل رہا تھا، نظریں دور افق پر جم گئیں جہاں سورج کا آخری عکس مدھم ہو رہا تھا۔ یہ لمحہ ہمیشہ کی طرح اسے کسی انجان اداسی میں مبتلا کر رہا تھا—جیسے شام کی یہ سیاہی اس کے اندر بھی اتر رہی ہو۔

باہر ہوا تیز چل رہی تھی عرش ٹیرس پر کھڑا تھا۔

اس نے بے خیالی میں فون کھولا۔ پچھلے دنوں سے طبیعت میں بے زاری چھائی تھی۔

فون پر دیکھا مصابیح کے اکاؤنٹ سے اسے کوئی میسج رسیو ہوا۔

یہ کوئی ویڈیو تھی۔ اس نے چلا دی۔

کسی خوبصورت آواز میں تلاوت۔

دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں۔ہدایت گمراہی سے صاف الگ ہو چکی ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت 256 کی خوبصورت آواز میں تلاوت ہو رہی تھی۔نیچے انگریزی میں ترجمہ لکھا آ رہا تھا۔

عرش نے اپنی پوری توجہ اس کی طرف کر دی۔آواز اسے اپنی روح کے اندر گھلتی محسوس ہو رہی تھی۔

پس جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے مظبوط کڑے کو پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

تلاوت جاری تھی۔آسمان پر چھائے کالے بادل گھنے ہوتے جا رہے تھے۔

"مضبوط کڑے؟

طاغوت؟ عرش رکا۔طاغوت کیا ہوتا ہے؟" وہ الجھا

لیکن ویڈیو جاری رکھی۔

اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

کتنی طاقت تھی نہ ان الفاظ میں۔ بادل زور سے گرجے۔اور پھر ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔

عرش نے خود کو ان الفاظ میں محفوظ جانا

کیا وہ سن رہا ہے میری حالت میرا مسلمان ہونا پھر سب مشکلات، میرے والد کا مجھے چھوڑ دینا کیا سب تکالیف وہ جانتا ہے؟

اس نے خود سے سوال کیا تھا

ویڈیو دوبارہ شروع ہوئی اب آیت 257 تھی

اور اللہ ایمان لانے والوں کا ولی ہے، وہ انھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

ولی۔۔؟؟

اللہ میرا ولی ہے؟

روشنی کی طرف؟ کیا میں روشنی کی طرف جا رہا ہوں؟

اب بارش تیز ہو چکی تھی بہت تیز، عرش کو بھگو رہی تھی مگر وہ اس سے بے پرواہ تھا وہ تو ان الفاظ کی وادیوں میں کھو رہا تھا جیسے حقیقتیں اب کھل رہی ہوں۔ اندھیرے چھوٹ رہے ہوں۔ روشنیاں جنم لے رہی ہوں۔

بہت سے سوالات لیکن ان کے جواب واضح تھے اس قرآن میں۔

اسے لگا اللہ اسے پچھلی دنوں پہنچی اذیتوں کا جواب دے رہے ہوں۔

اس نے بھی تو خود کو تنہا کر لیا تھا گویا سب ختم ہو گیا ہو۔

"اور جو لوگ کافر ہیں ان کے ولی طاغوت ہیں، وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ جہنم والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"

تلاوت مکمل ہوئی

کیا اللہ نے مجھے بچا لیا؟

کیا میں بچ گیا؟

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

طاغوت کا مطلب وہ ابھی تک نہیں سمجھ پایا تھا۔

بارش اب آہستہ آہستہ ہلکی ہو رہی۔ طوفان تھم رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

عرش کو یکدم محسوس ہوا وہ پورا کا پورا بھیگ چکا تھا

یہ آیات بہت کچھ کھول گئیں تھیں اس کے لیے ایک تسلی تھیں ایک مقصد سمجھ آ رہا تھا۔

مصابیح آپ مجھے طاغوت کے بارے میں بتائیں گیں؟

اس نے اگلا میسج لکھا وہ اب بہت کچھ جاننا چاہتا تھا۔ قرآن اسے اپنا محافظ لگا۔ کچھ بہت اپنا۔ جس کے پاس سب ہے جو عرش کو بہت اچھے سے جانتا ہے۔

عرش اللہ کی کچھ حدود ہیں اور طاغوت کہتے ہیں ہر اس چیز کو جو اللہ کی حدود سے باہر نکل کر کی جائے۔ اور جب آپ اللہ کی حد سے تجاوز کرتے ہیں تو مطلب آپ اس کام کے سامنے جھک جاتے ہیں۔

ہر وہ کام جو اللہ کو ناپسند ہو جو اللہ کی حدود کو کراس کر رہا ہو۔

مصابیح نے جواباً لکھا وہ میسج لکھتے ہوئے الفاظ کا چناؤ بہت احتیاط سے کر رہی تھی۔

عرش نے فون رکھ دیا اب وہ ان آیات کو مزید سوچنا چاہتا تھا۔

اس نے انگلش ٹرانسلیشن قرآن نکالا اور دوبارہ وہ آیات پڑھنا شروع کر دیں۔

وہ اندر ہی اندر ان کو سمجھتا جا رہا تھا۔

Clubb of Quality Content!

اسے آج سمجھ آیا تھا کہ جب اس نے امام صاحب کو بتایا تھا تو انھوں نے اسے بلکل بھی زبردستی نہیں کی تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دین میں جبر نہیں اور دلوں کو موڑنے والا اللہ ہے۔

لفظ طاغوت بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا شاید اسے سمجھنے کے لیے وقت درکار تھا۔

وہ ابھی نیا نیا اسلام کی طرف آیا تھا زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا ابھی چیزیں سیکھ رہا تھا۔۔

----—

وہ آفس سے نکلا مایوسی اس کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی وہ کافی دنوں سے کام پر توجہ نہیں دے پا رہا سب کچھ الٹا ہوتا نظر آ رہا تھا اور آج اسے termination letter ملا تھا

شدید بےزار تھا وہ آج زندگی سے ایسے ہی فون نکالا اور پھر نظر ایک نمبر پر ٹھہر گئی

کچھ امید سی نظر آئی اس نمبر میں۔۔۔

مصابیح تیزی سے اپنا اسائنمٹ مکمل کر رہی تھی کہ اس کا فون بجا اس نے اسائنمنٹ مکمل کر کے فون دیکھا تو عرش کا میسج تھا۔

مصابیح میری جاب ختم ہو گئی ہے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا یہ سب اچانک ہوا ہے۔

ابھی بھی typing لکھا آ رہا تھا

مصابیح میسج پڑھ رہی تھی۔

ابو مجھے financially سپورٹ نہیں کر رہے چیزیں کمپلیکس ہوتی جا رہی ہیں یہ سب بہت مشکل ہے

وہ پڑھتی جا رہی تھی۔

آپ کو پتا ہے کل جب میں نے وہ آیات سنیں تو مجھے اتنا سکون ملا لیکن اب یکدم سے میں پھر سے سب ڈاؤن فیل کرنے لگا اور سے ایمان کمزور ہونے لگا۔

مایوسی گھیرنے لگی ہے۔

مصابیح بس پڑھتی جا رہی تھی اسے جواب دینا تھا۔

ایک امید۔

یکدم سے دماغ میں کچھ کلک کیا۔

عرش کو مایوسی؟ نہیں نہیں مومن مایوس نہیں ہوتا

اس نے ٹیکسٹ کیا۔

مصابیح میں مومن نہیں ہوں میں اچھا مسلمان نہیں ہوں میرا دل پھر سے اچاٹ ہو رہا ہے نماز سے۔

مومن پرفیکٹ مسلمان تو نہیں ہوتا وہ تو بس وہ ہوتا ہے جو اللہ کو بھولتا نہیں ہے گر کر اٹھتا ہے اور اپنی کوشش کو جاری رکھتا ہے۔

مصابیح نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

پھر جلدی سے یوٹیوب نکالا اور کچھ سرچ کرنے لگی

عرش نے فون رکھ دیا اس وقت مایوسی چھائی تھی۔

میں تھک گیا ہوں

کیا کبھی کچھ ٹھیک بھی ہو گا؟

اس نے تلخی سے سوچا

کچھ لمحوں کے بعد فون پھر بجا

ایک ویڈیو تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نیچے کیپشن لکھا ہوا تھا اس نے ویڈیو کو پہلے کھولا

ویڈیو پلے کی

:

"اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔اور جو اللہ پر بھروسا کرے، تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔بے شک اللہ اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے۔اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔"

ان آیات کی تلاوت تھی ایک یاددھانی تھی۔

عرش کچھ لمحے دیکھتا رہا کچھ تھا جو اس کے اندر اتر رہا تھا لیکن وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا

"عرش رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے اس نے جب چاہا آپ کو دے گا

اللہ آپ کو جاب دے دیں گے لیکن اس سے پہلے آپ اپنے رب سے

connection rebuild کریں وہ آپ کا انتظار کر رہا ہے!"

خوبصورتی سے لکھا یقین سے بھرپور یہ کیپشن تھا

عرش نے پڑھا وہ سوچ میں ڈوب گیا

شاجد اللہ نے میرے لیے ریمائنڈر یا تسلی بھیجی تھی۔

اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

منظر دھندلا ہو رہا تھا دماغ کچھ عرصہ پہلے کا سوچنے لگا

باہر اندھیرا چھا رہا تھا یہ رات کا ڈھلتا اندھیرا نہیں تھا بلکہ گہرا موسم تھا۔ بارش سے پہلے کا

اسے یاد آیا جب اس نے محبت کو لوگوں میں ڈھونڈنا شروع کیا تھا اور پھر کیا ہوا؟

اس نے ڈائری کھولی

جس کے پہلے صفحے پر لکھا تھا

خاموشی میں ڈھلے لمحے

وہ صحن میں بیٹھ گئ

ہوا تیز چلنے لگی

مصابیح نے قلم کو مضبوطی سے تھاما۔

وہ اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑساتی ہوئی کچھ لکھنے لگی۔

محبت کے پیچھے نہیں بھاگا جاتا

محبت کے پیچھے جو بھاگی،

وہ راہوں میں کانٹے بچھا گئے۔

جو خواب تھا پلکوں پہ سجا،

وہ بکھرا، ٹوٹا، مٹی ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لکھتے لکھتے نگاہ اٹھی کالی گھٹائیں ماحول کو خوفناک کرتیں سو مزید پھلیتی نظر آئیں۔۔

وہ ہر چہرے میں دیکھتی رہی،

کوئی اپنا، کوئی مخلص سا۔

مگر ہر چہرہ سراب نکلا،

ہر وعدہ بوسیدہ کاغذ سا۔

آنسو گال سے لڑھک کر کتاب پر گرا بارش شروع ہو گئی

زژ ہاتھ میں پکڑا پین لکھتا جا رہا تھا بادل زور سے گرجے اسے خوف آیا

وہ دل کی دنیا لٹا چکی،

مگر قیمت کوئی نہ دے سکا۔

وہ درد کا موسم سہہ گئی،

مگر کوئی دعا نہ دے سکا۔

بارش مزید تیز ہو گی مگر وہ قلم تھامے لکھتی گی۔

پچھلے کئی سال اس کے ذہن پر چھا گئے۔اس کو بارش سے خوف آیا

اس نے سینے سے ڈائری کو لگایا اور قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔

اب وہ برآمدے میں تھی پردے تیز ہوا کی وجہ سے جھول رہے تھے

مصابیح نے اپنی توجہ واپس لکھنے پر کی

اب وہ پر سکون ہو کر لکھنے لگی اور مسلسل لکھتی گئی

پھر وقت نے سچ دکھلا دیا،

یہ دل کسی کے لیے مت جلانا۔

محبت کسی سے مانگی نہیں جاتی،

محبت کو بھیک نہ بنانا۔

جب ہر رشتہ سراب نکلا،

جب ہر خواب راکھ ہوا۔

تب کسی نے اسے تھام لیا،

تب اس کے زخموں میں نکھار ہوا۔

وہ اللہ تھا...

جب دنیا نے ٹھکرا دیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اپنے بھی بیگانے ہو گئے،

جب لفظ تیز خنجر بنے،

جب خواب راکھ میں کھو گئے۔

تب ایک صدا آئی،

تب کوئی قریب آیا،

تب کسی نے تھاما،

تب دل نے سکون پایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اللہ تھا...

جو خاموشی میں بھی سنتا رہا،

جو گرتے قدموں کو تھامتا رہا،

جو زخموں پر صبر کا نور رکھتا،

جو آنسوؤں کو رحمت میں ڈھالتا۔

وہ اللہ تھا...

جس نے تھاما جب دنیا نے چھوڑ دیا،

جس نے سہارا دیا جب سب نے گرنے دیا،

جس نے ہدایت کا چراغ جلا دیا،

اور راستہ روشنی سے بھر دیا۔

جب سب دروازے بند ہو گئے،

جب ہر امید فنا ہو گئی،

جب انسان صرف ایک سراب ٹھہرا،

جب محبتوں کی حقیقت عیاں ہو گئی۔

تب اس نے اللہ کو پالیا،

تب دل میں اطمینان اتر آیا،

تب ہر زخم محبت میں ڈھل گیا،

تب زندگی میں نور آگیا۔

اب وہ راہوں میں کانٹے نہیں چنتی،

اب وہ دنیا کے پیچھے نہیں بھاگتی،

اب اسے محبت کی بھیک نہیں چاہیے،

اب وہ صرف اللہ کی محبت میں جیتی۔

اب ہر درد عبادت میں ڈھل گیا،

اب ہر آنسو دعا بن گیا،

اب ہر سانس سکون میں ہے،

اب ہر لمحہ یقین میں ہے۔

اب وہ خاموشی میں جینے لگی،

اب وہ ہر زخم سینے لگی۔

اب چراغِ راہ جل چکا ہے،

اب اندھیرے کا کوئی خوف نہیں،

اب اسے صرف اپنے رب کی طلب ہے،

اب دنیا کی محبت بے سود ہے۔

وہ جو سر گرداں تھی راستوں میں،

اب وہ روشنی میں کھڑی ہے،

اب وہ محبوب کے قریب ہے،

اب وہ اللہ کے قریب ہے۔

نظم مکمل ہوئی بارش ختم ہوئی

اصل امتحان تو اب شروع ہوا تھا

ابھی تو ہدایت کا چراغ ملا تھا اس چراغ کو جلائے رکھنا ہی تو اصل کام تھا

مصابیح نے سوچا

یہ سفر آسان ہو گا؟

نہیں تو

اندر سے آواز آئی

۔یہ۔تو ہر روز کی نئی جنگ ہوتی ہے آپ کی آپ کے نفس کے درمیان

ہاں لیکن پھر زندگی مشکل نہیں ہو جاتی اس طرح ہر لمحہ اپنے نفس سے جنگ کرنا انسان تو کمزور ہے اللہ خود قرآن فرماتے ہیں کہ "ہم نے انسان کو کمزور بنایا ہے" تو ایسے تو مشکل ہو گا وہ اب دل ہی دل میں خود سے باتیں کرنا شروع ہو گئی تھی

وہ ڈری ہوئی تھی پچھلے کئی دنوں سے اور آج وہ یہ ڈر کا سامنا کر کے ان کو ختم کرنا چاہ رہی

ہاں کمزور تو بنایا ہے لیکن اللہ نے یہ بھی تو کہا ہے کہ

"وان لیس للانسان الا ما سعی"

اور انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی

کڑی سے کڑی آپس میں مل رہی تھی اسے وہ آیت یاد آئی کتنی

ہاں کوشش اللہ نے یہ تو نہیں کہا کہ تم گروگے نہیں تم اسلام پر بلکل پرفیکٹ چلوگے نہیں کوشش کا لفظ کیوں استعمال ہوا؟ اللہ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تمھارے لیے وہی کچھ ہے جو تم نے "پایا"

کیونکہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اصل میرا بندہ کون ہے؟

وہی جو گر کر دوبارہ اٹھتا ہے جو کوشش جاری رکھتا ہے۔

سورج کی نرم کرنیں کھڑکی سے چھن چھن کر کمرے میں اتر رہی تھیں۔ ہلکی سنہری روشنی نے ہر چیز کو ایک لطیف سا نکھار دے رکھا تھا۔ عرش نے وضو کیا، پانی کی تازہ بوندیں اب بھی اس کے چہرے پر چمک رہی تھیں۔ سفید قمیض شلوار میں ملبوس، چہرے پر ایک خاص نور تھا۔ اس نے آستینیں درست کیں، قمیض کے کالر کو ہلکا سا ٹھیک کیا اور آہستہ سے بٹن بند کیے۔

جوتوں کے تسمے بند کر کے وہ آئینے کے سامنے رکا۔ ایک نظر خود کو دیکھا، پھر پرفیوم چھڑکا۔ ایک لمحے کو گہری سانس لی، اور پھر مسجد کی طرف قدم بڑھا دیے۔

نمازِ جمعہ کے بعد، عرش نے یحییٰ کے ساتھ پارک کا رخ کیا۔ ہلکی خنک ہوا چل رہی تھی، درختوں کی سرسراہٹ میں ایک عجیب سی طمانیت تھی۔ وہ دونوں خاموشی سے چل رہے تھے، یہاں تک کہ عرش نے خاموشی توڑی۔

"یحییٰ، کبھی کبھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں اللہ کے بہت قریب ہوں۔ سجدوں میں، میں اسے اپنے سامنے محسوس کرتا ہوں...خاص طور پر ان دنوں میں جب میں نیا نیا اسلام لایا تھا۔ لیکن اب..." وہ لمحہ بھر کو رکا، جیسے صحیح الفاظ چن رہا ہو۔ "اب کبھی کبھی میری روح بے چین ہو جاتی ہے۔ نماز بھی بوجھ لگتی ہے۔ فضولیات مجھے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ہم ایک ہی حالت میں کیوں نہیں رہ سکتے؟"

یحییٰ نے ایک لمحے کو ٹھہر کر دور خلا میں دیکھا، پھر مسکرا کر بولا، "عرش، تم جانتے ہو نا کہ ہم یہاں کس لیے بھیجے گئے ہیں؟"

"جی، تاکہ اللہ ہمیں آزمائے۔" عرش نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بالکل! اللہ نے تمہیں ہدایت دی ہے، وہ چراغ راہ تھما دیا ہے جس کی تمہیں جستجو تھی۔ دیکھو کتنے ہی لوگ ہیں جو اس فکر میں ہی نہیں کہ اللہ ان سے راضی ہے یا نہیں۔ لیکن تم ہو، تم سوچتے ہو، تمہیں فرق پڑتا ہے۔ جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ اللہ نے تمہارے اندر وہ تڑپ دیکھی ہے، وہ طلب دیکھی ہے۔ ہدایت ہر کسی کو نہیں ملتی، یہ صرف انہیں نصیب ہوتی ہے جن کے دل میں اس کی سچی طلب ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عرش خاموشی سے سنتا رہا۔ یحییٰ کی آواز میں سکون تھا، جیسے رات کی تاریکی میں جلتا ہوا چراغ۔

"لیکن عرش، اب تمہارا اصل امتحان شروع ہوا ہے۔ اگر تمہارا ایمان ہمیشہ بلند رہے، تو آزمائش کیسی؟ اللہ کیسے جانچے گا کہ تم واقعی اس کے بندے ہو؟ اصل آزمائش تو تب ہے

جب تمہارا دل بھٹکنے لگے، جب نفس تمہیں کھینچنے لگے، جب نماز بوجھ لگنے لگے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب تمہیں خود کو زبردستی اللہ کی طرف لانا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ وہ لمحہ ہے جب شیطان تمہاری کمزوری کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔"

عرش نے سر جھکا لیا۔ اسے وہ تمام لمحے یاد آئے جب اس کا دل کمزور پڑ گیا تھا، جب اس نے اپنے نفس کے آگے ہار مان لی تھی۔ وہ گہری سوچ میں گم تھا کہ یحییٰ کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

"عرش، جب بھی تمہارا دل کمزور ہو، ایک دعا پڑھا کرو۔ یہ دعا نبی کریم ﷺ اکثر مانگا کرتے تھے۔"

عرش نے دلچسپی سے دیکھا۔ "کون سی دعا؟"

یحییٰ نے نرمی سے پڑھنا شروع کیا:

اللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَی دِینِکَ

"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"

عرش خاموشی سے سنتا رہا۔ یحییٰ نے مزید وضاحت کی، "یہی نہیں، قرآن میں بھی دعا آئی ہے:

"اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔" (سورۃ آل عمران)"

"تو جب بھی تم محسوس کرو کہ تمہارا ایمان ڈگمگا رہا ہے، یہ دعائیں مانگا کرو۔ کیونکہ دلوں کا کنٹرول اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"

عرش نے دھیرے سے سر ہلایا، جیسے اندر کہیں روشنی جاگ گئی ہو۔"شکریہ یحییٰ، واقعی...اب کافی حد تک واضح ہو گیا ہے۔"

یحییٰ نے مسکرا کر کہا،"چاہو تو میں تمہیں یہ دعائیں واٹس ایپ کر دوں؟"

عرش نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،"ہاں، ضرور۔"

مصابیح کچن سے ابھی فارغ ہوئی تھی۔ ہلکی سی تھکن کے باوجود، اس کے ہاتھ میں جرنل تھا غالباً لکھنے کے ارادے سے ہاتھ میں جرنل تھامے ہوئی تھی۔ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ جیسے ہی قلم کاغذ کو چھونے لگا، ایک سایہ اس کے ذہن میں لہرایا۔

وہ شخص۔۔۔۔جس کو جانے ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے۔۔۔۔ایک ریورٹ۔۔۔۔۔ایسا شخص جس پر رشک کیا جا سکے۔۔۔

اس نے بے ساختہ فون کھولا، سکرین کی روشنی میں اس کا چہرہ ہلکا سا چمکا،اور پھر نظریں ایک ڈی پی پر جا ٹکیں۔ شہد بھوری آنکھوں والا وہ نوجوان جس کے بال چہرے پر بکھرے تھے۔۔۔

وہ شخص۔۔۔۔

کچھ لمحے وہ دیکھتی رہی

کچھ تو تھا اس کے چہرے پر

ایک نور۔۔۔۔

وہ جانتی ہی کیا تھی اس کے بارے میں۔۔۔؟اس نے خود سے سوال

ایک ریورٹ

مگر وہ کچھ اور جاننا بھی نہیں چاہتی تھی وہ جانتی تھی یہ choosen ہے اسی لیے اللہ اسے اس عمر میں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لایا۔

Clubb of Quality Content
novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کتنا خوش قسمت ہے نا..." وہ زیر لب بڑبڑائی، جیسے خود سے اعتراف کر رہی ہو۔

اس نے جرنل گود میں رکھا، ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھ کر گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

خیالات کی ایک دنیا تھی جو دماغ میں گونجنے لیکن اچانک۔۔۔۔یکدم چونکی۔۔۔

میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے بارے میں؟؟؟

کیا ایسے کسی شخص کے بارے میں سوچنا صحیح ہے؟

اس نے جھرجھری لی اور خیالات کو جھٹکنے کی کوشش کی۔۔۔کچھ تھا جو اس کے دل میں چبھ رہا تھا۔

ایک کھٹکا۔۔۔جسے وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

کینیڈا کی مصروف سڑک، جہاں وقت بھی جیسے دوڑ رہا تھا۔

بلند و بالا عمارتوں کے شیشوں پر سورج کی کرنیں چمک رہیں تھیں، فٹ پاتھ پر لوگ آجا رہے تھے۔ کسی کے ہاتھ میں کافی کا کپ، تو کوئی موبائل اسکرین میں گم۔ کچھ لوگ ایئر فون لگائے، ارد گرد کی دنیا سے بے نیاز اپنی راہ پر چل رہے تھے۔

شور بہت تھا۔ قدموں کی چاپ، گاڑیوں کے ہارن، اور لوگوں کی بے مقصد گفتگو۔ مگر اس سب کے درمیان، اک جگہ ایسی تھی جہاں وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔

یہ ایک چھوٹا سا اسٹال تھا، سادہ مگر اپنی جگہ نمایاں۔ چند نوجوان وہاں کھڑے تھے، ان کے چہروں پر سکون، ہاتھوں میں پمفلٹ، اور ان کی آنکھوں میں امید۔ اسٹال کے پیچھے ایک بینر آویزاں تھا، جس پر جلی حروف میں لکھا تھا:

"کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ یہاں کیوں ہیں؟" عرش بھی انہی چند لوگوں میں تھا وہ اپنے دوست کے ساتھ آیا تھا۔ اس نے لوگوں کے چہروں کا جائزہ لیا۔ وہ جانتا تھا کہ اکثر لوگ

بس ایک سرسری نظر ڈال کر گزر جائیں گے۔ کچھ رکیں گے، شاید ایک آدھ سوال کریں گے، مگر پھر زندگی کی مصروفیات میں کھو جائیں گے۔

"کاش وہ جان لیں کہ اللہ کوئی ظالم استاد نہیں، بلکہ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔"

"کاش وہ سمجھ لیں کہ وہ خود نہیں چل رہے، بلکہ کوئی انہیں چلا رہا ہے۔"

یہی سوچتے ہوئے عرش نے ایک سرد آہ بھری اور اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچانک، ہجوم میں سے ایک شخص کی رفتار سست ہونے لگی۔ ایک نوجوان اس کے چہرے پر گہری تھکن تھی۔ اس کی آنکھیں بینر پر تھیں،

عرش نے فوراً ایک پمفلٹ اٹھایا اور نرمی سے اس کی طرف بڑھایا۔

"یہ شاید آپ کے کچھ سوالوں کے جواب دے سکے۔"

وہ شخص خاموشی سے پمفلٹ کو دیکھنے لگا۔ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری،

عرش اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

اگر ایک بھی شخص کے دل پر اثر ہو جائے، تو ان کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

یہی وہ سوچ تھی جس نے عرش کو وہاں کھڑا رکھا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے، مگر کوشش کرنا ان کا فرض تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ شخص کچھ لمحے یونہی کھڑا رہا، پھر بنا کچھ کہے پمفلٹ تھام لیا۔ایک پل کے لیے عرش کی آنکھوں میں جھانکا، جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو، مگر الفاظ ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔

پھر وہ پلٹا اور تیز قدموں سے چلنے لگا۔

عرش کی نظریں اس کا پیچھا کرتی رہیں۔

خاموشی میں کئی سوال تھے۔

شاید وہ ان سوالوں کے جواب پہلے سے جانتا تھا۔

یا شاید، وہ جاننے سے ڈر رہا تھا۔

مگر کچھ سوال وقت لیتے ہیں، اور جب ایک بار جاگ جاتے ہیں...

تو پھر وہ کبھی خاموش نہیں ہوتے۔

ترجمہ قرآن ہاتھ میں تھامے وہ اس کو کھولے اس میں سے الفاظ کی گہرائیوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی پاس اس نے اپنا جرنل اور لیپ ٹاپ کھول رکھا تھا جس پر وہ کسی کی تفسیر سننے جا رہی تھی۔

اسے یاد آیا چودہ سال کی عمر میں اس نے اللہ کو ڈھونڈنے کا سفر شروع کیا بلکل اس چھوٹے بچے کی طرح جو اپنے زخموں کو heal کرنے یا دنیا سے دور کسی آغوش میں چھپنے کی کوشش کرتا ہے۔

مگر اب کچھ سال بعد وہ اللہ کو پہچاننے کے سفر پر گامزن ہونے کی کوشش میں تھی۔

مصابیح نے بھی اس وقت اللہ کا سہارا لیا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسے سمجھ آیا کہ وہ صرف اس کے پاس غم میں کیوں آتی ہے ہمیشہ کیوں نہیں؟ وہ اپنی خوشی میں اپنے دوست کو کیوں یاد نہیں رکھتی؟ اسے ڈر لگا کہ وہ کہیں اپنا دوست کھو تو نہیں رہی۔۔۔ کیونکہ کبھی اس نے اپنے دوست کو جاننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی کہ وہ ہے کیسا بس وہ اس کے پاس جاتی تھی کیوں کہ وہ اپنے آپ کے اللہ کے سامنے محفوظ محسوس کرتی تھی لیکن اللہ کو تو اس نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی کہ وہ ہے کیسا اس کی کیا خوبیاں ہیں؟

اس کے سامنے جا کر اتنا سکون کیوں محسوس کرتی ہے کہ اس کے زخم بھرتے محسوس ہوتے ہیں

آخر وہ ہے کون؟

رات کے گھپ اندھیرے میں اس کے کمرے کا نائٹ بلب مدھم روشنی دے رہا تھا۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی تھی۔۔۔

پریتوشہ ایک بات بتاؤ تم نے کبھی نہیں سوچا کہ یہ سورج کو کون روز نکالتا اور ڈھلاتا ہے۔

آفس میں اپنی مسلمان کولیگ کے نہایت نرم لہجے میں پوچھے جانے والے الفاظ اس کے ذہن میں کسی بازگشت کی طرح گونج رہے تھے۔۔۔

۔ کبھی تمھیں حیرت نہیں ہوئی کہ ہم کیسے صرف ایک بیج بوتے ہیں اور مسلسل پانی دینے کے بعد وہ ایک پودے میں بدل جاتا ہے۔

پریتوشہ نے کروٹ بدل کر سونا چاہا لیکن سوچیں اس پر حاوی تھیں اور دل بے چین۔۔۔اس وقت بظاہر بے زاری سے سنے جانے والے اپنی کولیگ کے الفاظ۔۔۔اس کے دل پر گہرا نقش چھوڑ گئے تھے۔۔اب وہی الفاظ دل پر دستک دے رہے تھے۔۔۔اور اسے سوچنے پر مجبور کر رہے تھے

پتہ ہے جب شدید حبس ہوتا ہے تو اس کے بعد آندھی اور ٹھنڈی ہوائیں آتی ہے کوئی تو کبھی سوچا ہے کون اتنا خیال رکھتا ہے ہمارا ہے نا؟

ایسا کیا ہے اسلام میں جو بھائی نے بھی قبول کر لیا؟

کیوں نہ بھائی سے اس بارے میں تھوڑا سا جانوں۔۔؟

اس نے سوچا۔۔

نہیں نہیں بھائی کو لگے گا کہ میں اسلام میں انٹرسٹ لے رہی ہوں لیکن ایسی تو کوئی بات نہیں ہے میں تو بس ایک دفعہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ ہے کیا اسلام خود کو تسلی دیتے ہوئے سوچا۔۔۔ مگر سوال اندر ہی اندر جڑیں پکڑ رہے تھے۔۔۔

اسے یاد آیا اس کی گولیگ نے یہ سوال پوچھنے کے بعد بولا تھا تمھیں ان کا جواب مل سکتا ہے اگر تم قرآن پڑھو۔۔۔

وہ جانتی تھی قرآن مسلمانوں کی کتاب ہے لیکن اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی اس کے بارے میں۔۔ پریتو شا نے آہستہ سے نظریں گھمائیں۔ گھر میں مکمل خاموشی تھی۔ تسلی کر کے کہ کوئی جاگا ہوا تو نہیں، اس نے آہستہ سے فون اٹھایا۔ دل عجیب سی کیفیت میں تھا۔ انگلیاں چند لمحے اسکرین پر رکی رہیں، جیسے کوئی ان دیکھی طاقت اسے روک رہی ہو، مگر تجسس کہیں زیادہ تھا۔ آخر کار، اس نے قرآن ڈاؤن لوڈ کرنے کے بٹن پر کلک کر دیا۔

اسکرین پر "Downloading..." نمودار ہوتے ہی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی۔ اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پسینہ محسوس ہوا۔۔۔ ایسا محسوس ہوا جیسے حلق میں کوئی پھندا آ گیا ہو۔

جیسے جیسے قرآن ڈاؤن لوڈ ہوتا جا رہا تھا۔ بے چینی، ڈر اور خوف بڑھتا جا رہا تھا۔

مارے تجسس جلدی سے اس کو کھولا۔

اور بلا ترتیب آگے پیچھے سورتوں کے نام دیکھنے لگی یونہی کھوجتے کرتے اس کی نظر یکدم ایک آیت پر رکی:

"کیا انکار کرنے والوں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین (ابتداء میں) جڑے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں الگ کیا؟ اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا، کیا پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے؟"

وہ کچھ لمحے ساکت وجود کے ساتھ دیکھتی رہی۔

نہیں۔۔۔ نہیں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

دل زور و شور سے کہہ رہا یہی حقیقت ہے۔۔۔۔

لیکن دماغ اپنے عقائد میں ہی پھنسا ہوا تھا

اس نے جلدی سے ایپ بند کر دی۔۔۔ دل میں ڈر تھا کہ یہی سچ ہے

اور پھر سونے کی بھرپور کوشش کرنے لگی

کچھ وقت بعد بے چین وجود کے ساتھ وہ نیند کی وادیوں میں کھوتی چلی گئی۔

دونوں ہاتھوں سے سر تھامے نظریں جھکائے نہایت پریشان بیٹھا تھا۔

زندگی پھر ایک مشکل موڑ پر لے آئی تھی،ایک مشکل چوائس ایک کٹھن فیصلہ

یا اللہ یا اپنی پسند

آہ عرش نے گہری سانس

کچھ نہ سمجھ آنے پر بے ساختہ اس نے فون کھولا

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے ٹیکسٹ کرنا شروع کیا،چہرے پر بے بسی کے سائے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مصابیح میں اس وقت نہایت کشمکش میں مبتلا ہوں کیا آپ میری مدد کر سکتی ہوں؟

کیسی مشکل؟اس نے پوچھا

مجھے یا تو انڈیا ہمیشہ کے لیے چھوڑنا اور کینیڈا میں refugee بن کر رہنا پڑے گا۔۔۔

کیوں کہ انڈیا میں جانے سے میرے ایمان کو بہت خطرہ ہے وہاں میرے بہت سے قریبی لوگ میرا مسلمان ہونا جان چکے ہیں۔

میرے والدین میرا ساتھ نہیں دے رہے، بلکہ دباؤ ڈال رہے ہیں کہ میں اسلام چھوڑ دوں۔ اگر میں انڈیا واپس گیا تو میرا ایمان کمزور پڑ جائے گا، شاید میں وہ نہ رہوں جو آج ہوں۔ ابھی تو اسلام میرے دل میں اترا ہی ہے، ابھی تو میں نے روشنی کو محسوس کرنا شروع کیا ہے۔۔۔"

"اور اگر میں ہمیشہ کے لیے کینیڈا میں refugee بن کر رہا، تو مجھے اپنے ماں باپ، اپنا گھر، اپنا ملک، سب کچھ چھوڑنا پڑے گا، مصابیح! سب کچھ!"

"میں اتنا مضبوط نہیں ہوں۔۔۔ مجھے یا تو اللہ کو چننا ہے یا اپنے ماں باپ کو۔۔۔"

اس کے الفاظ لرز رہے تھے۔ میسج کے آخر میں بس ایک خاموشی تھی، جیسے وہ مزید کچھ لکھنے کی ہمت نہیں کر سکا۔

مصابیح بس پڑھ رہی تھی اور اندر ہی اندر الفاظ کو ترتیب دے رہی تھی۔۔۔

میسج آنے رک گئے تھے اس نے کچھ لمحے انتظار کیا پھر جب عرش کی طرف سے کوئی مزید میسج نہ آیا تو اس نے لکھنا شروع کیا۔

عرش اللہ کی محبت نہ tough love ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہے لیکن وہ اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ واقعی میرا بندہ ہے یا نہیں۔

وہ لکھتی جا رہی تھی۔۔۔

آپ کو پتہ ہے جب حضرت ابراھیم ایسے ہی مقام پر آئے تھے تو انھوں نے کس کو چوز کیا اللہ کو

اور پھر وہ اللہ کے دوست بن گئے

انھوں نے ایسا کیا کیا تھا؟

انھوں نے اللہ کے لیے قربانی دی تھی

اللہ کے لیے اپنوں کو بھی چھوڑا تھا۔۔۔سب کا ان سے بے رحمانہ سلوک بھی برداشت کیا تھا لیکن انھوں نے اللہ کو نہیں چھوڑا

اور پھر پتا ہے کیا ہوا؟

جب لوگ انھیں آگ میں ڈالنے لگے تو انھوں نے اللہ پر توکل کیا۔۔۔یعنی اس بات پر بھروسہ کیا کہ میں یہ سب اللہ کے لیے چھوڑ رہا ہوں اور اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دیا

اور پھر اللہ نے کیا کیا؟

انھیں ٹیسٹ میں پاس کر دیا اور آگ ٹھنڈی ہو گئی

ہے ناں؟

اسی طرح اب اس سچویشن میں اپنے آپ کو رکھیں تو آپ کے کتنے حالات ان سے ریلیٹ کر رہے۔۔۔

اللہ نے حضرت ابراھیم کا قصہ اس لیے سنایا تا کہ وہ دکھا دے کہ حق پر ڈٹے رہنے اور اللہ پر توکل کرنے والوں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ دو لمحوں کے لیے ٹھری

عرش بس میسجز پڑھتا جارہا تھا اسے اپنے آس پاس ایک روشنی محسوس ہوئی گھرے اندھیرے میں امید کی کرن۔۔۔

عرش پتہ ہے حضرت ابراھیم نے اتنی قربانی کیوں دی؟

کیونکہ وہ جانتے تھے یہ دنیا حقیقت نہیں ہے۔

جب ہم کہتے ہیں نہ لاالہ الا اللہ

اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

معبود کہتے ہیں جس کی عبادت کی جائے جس کے احکامات کی پیروی کی جائے اور اللہ کے احکامات کی پیروی اس لیے کرتے ہیں نہ کیونکہ ہم تو ہیں ہی اللہ کے لیے وہی ہماری آخری منزل ہے۔

اس نے خود قرآن میں بتایا ہے کہ کون کامیاب ہوا:

"جو کوئی جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا کچھ نہیں"

تو عرش یہ جو ماں باپ ہیں یہ سب اللہ نے ہی دیے ہیں اگر وہ آپ کی ان کو ان کے ذریعے ٹیسٹ کرنا چاہ رہا تھا تو فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ کیسی پرفورمنس دیتے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عرش دنیا کچھ نہیں ہے یہ فانی ہے یہاں عارضی لذتیں رشتے ہیں۔

ہمیں تو بس ایک گیم میں قید کر کے ٹیسٹ کے لیے بھیجا ہے اور ہم اسی گیم (دنیا) کی رنگینیوں میں کھو گئے

لیکن وہ خوش قسمت ہیں جنھیں اللہ آزماتا ہے

اور وہ ٹیسٹ پاس کرتے ہیں

اصل اللہ ہے وہی رحیم ہے پتہ ہے دنیا والے ایک غلطی پر بھی معاف نہیں کرتے جس طرح آپ کے بابا آپ کو ابھی تک قبول نہیں کر پا رہے کیونکہ وہ انسان ہیں لیکن اللہ آپ کو ہمیشہ قبول کرے گا۔

وہ سب کی مدد ضرور کرتا ہے۔آپ جتنی دفعہ ٹھوکر کھائیں اسی کی طرف جائیں وہ آپ کو قبول کرے گا۔دنیا چھوڑ جائے گی وہ ہمیشہ موجود ہو گا۔

اب فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ اللہ کو چوز کرتے ہیں یا ان رشتوں کو جو آپ کو اللہ نے دیئے ہیں اور اب وہی ان کو چھوڑنے کی قربانی مانگ رہا ہے آپ سے۔

یاد رکھیے گا اللہ کبھی احسان نہیں رکھتا وہ بس آزماتا ہے اور پھر اس سے دوگنا چگنا عطا کرتا ہے۔

یہ آخری میسج اس نے لکھا اور فون رکھ دیا

اس کے ہاتھ کانپ کر رہے تھے

ماتھا پر گھبراہٹ سے پسینے کے قطرے تھے

میرے اللہ۔۔۔۔

مصابیح کے منہ سے بے ساختہ نکلا کچھ غلط ہونے کا احساس

یا شاید کسی کے لیے دل کا دھڑکنا محسوس ہوا

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے

کیا میں نے کچھ غلط کر دیا

اس نے سوچا

نہیں میں تو صرف اس کو سمجھا رہی تھی لیکن یہ ایموشنز میں کیوں اتنی گہرائی سے محسوس کر رہی ہوں اس شخص کے لیے۔۔۔۔

افففففف

اس کے چہرے پر خوف تھا

ایموشنز نامحرم کے لیے؟

مصابیح تمھیں کیا ہو گیا؟

میں کیوں پھر مسلسل عرش کو سوچ رہی ہوں؟

مصابیح کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے خود کو اس لمحے بہت بے بس محسوس کیا۔۔۔

کیا مجھے قرآن سے گائیڈنس لینی چاہیے۔۔۔

پریشانی اس کے چہرے پر واضح تھی۔۔۔

آج بلکل بھی قرآن پڑھنے کو دل نہیں چاہ رہا پھر اسے استاذہ کی بات یاد آئی

"قرآن صرف اس وقت نہیں کھولتے جس وقت آپ کے پاس اس کو پڑھنے کی موٹیویشن ہو نہیں بلکہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہیں consistency. کے ساتھ روز پڑھتے ہیں چاہے دل نہ بھی کر رہا ہو خود کو کھینچ کر۔ قرآن تک لے جائیں چاہے 5 منٹ ہی پڑھ لیں لیکن اسے چھوڑیں نہیں تبھی یہ آپ کے لیے راستے کھولتا جائے گے اندھیرے میں روشنی کی کرن بن کر"

پھر نا چاہتے ہوئے بھی اس نے تفسیر پڑھنے کے لیے قرآن کھولا کہ نظر اس آیت پر ٹھہر گئی

"اور کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ تم صرف یہ کہہ دہنے پر کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیے جاؤ گے اور تمھیں آزمایا نہیں جائے گا"

وہ کل سے پریشان تھی دل کسی بھی چیز میں سکون نہیں پا رہا تھا فون کھولتی تو عجیب سی بے چینی شروع ہو جاتی۔

شاید کسی کا انتظار

پھر بند کر دیتی

وہ خود کو سمجھنے کے بجائے خود سے بھاگ رہی تھی۔قرآن بھی بہت مشکل سے کھولا تھا مگر قرآن تک آگئی اور پھر نگاہیں اس آیت پر ٹھہر گئیں۔

اسے اپنی کل کی کہی گئیں باتیں یاد آرہیں تھیں جو اس نے عرش کو بولیں تھیں۔

دنیا۔امتحان۔دھوکا۔آخرت

یہ سب۔۔۔۔

لیکن اب وہ خود اس سب میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔کہ یکدم اس آیت نے اسے روک لیا۔۔۔

تم نے کیا سمجھ رکھا ہے کہ تمھیں "آزمایا" نہیں جائے گا۔

اس کو آزمایا جارہا تھا اس کے ایموشنز کے ذریعے۔۔

اللہ تعالیٰ میری آزمائش؟

دل سے بے ساختہ آواز نکلی

بمشکل وضو کیا اور خود کو جائے نماز تک لے کر گئی۔۔۔

آج اس کے آنسو نہیں نکل رہے تھے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ یہ میری آزمائش ہے؟

اسے یاد آیا جب اس نے بہت دفعہ وہاں عرش کو میسج کا جواب دیا تھا جہاں دینا ضروری نہیں

وہ جانتی تھی اللہ دیکھ رہا ہے لیکن پھر بھی وہ پھسل جاتی تھی وہ بار بار جواب دے دیتی۔۔۔

آج سب یاد آرہا اپنے رب کے سامنے بیٹھ کر کیونکہ اندر کہیں وہ جانتی تھی یہ غلط ہے۔

وہ کچھ دیر ایسے ہی سر جھکائے جائے نماز پر بیٹھی رہی ایک گلٹ تھا اندر مگر کچھ بھی کہہ نہیں پا رہی تھی۔

اللہ اور بندے کے درمیان خاموش گفتگو بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

وہ اٹھی اور بے خیالی میں فون کھولا اس نے فون میں ایک ایپ ڈاؤن لوڈ کر رکھی تھی "food for the soul" جہاں روز کوئی نہ کوئی قرآنی آیت آتی تھی۔ فون میں بہت رش ہونے کی وجہ سے وہ اسے بہت کم کھولتی تھی لیکن آج گلٹ بہت گہرا تھا اس نے آج کی بھیجے جانے والی آیت دیکھنی چاہی۔ پاس کھڑی خبیث مخلوق (شیطان) دل میں وسوسے ڈال رہا تھا کہ دیکھنا اب تو تم بہت گنہگار ہو گئی ہو یقیناً اللہ کے عذاب پر ہی کوئی آیت ہو گی

مگر یہ کیا؟

اس نے ایپ کھولی اور آگے لکھے الفاظ نے اسے اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔

اسے لگا وہ تو اپنے دوست کو آج تک پہچان ہی نہیں پائی

اس نے دوبارہ ان الفاظ کو پڑھا:

اللّٰہُ یُرِیدُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡکُمۡ وَیُرِیۡدُ الَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الشَّہَوَاتِ اَنۡ تَمِیۡلُوۡا مَیۡلًا عَظِیۡمًا۔ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکُمۡ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا۔

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے، اور جو لوگ نفسانی خواہشات کے پیروکار ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے بہت زیادہ بھٹک جاؤ۔ اللہ تم پر بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے، اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

(سورہ النساء 27,28)

اوہھہ

اللہ جانتے ہیں میں کمزور ہوں میں بار بار کوشش کرنے کے باوجود گر جاتی ہوں؟

وہ چاہتے ہیں کہ مجھے معاف کریں

اوہھہ میرے اللہ اس کے دل سے نکلا

اب وہ ایک دفعہ پھر جائے نماز کی طرف جا رہی مگر اس دفعہ دل میں سکون تھا۔ وہ اللہ سے اپنی پریشانی شئیر کرنے جا رہی تھی۔

اللہ تعالی آپ کو پتا ہے پہلے میں اپنی ساری امیدیں لوگوں سے لگاتی تھی۔۔۔ میرا سارا وقت اور توجہ لوگ تھے لیکن پھر یکدم میں اکیلی ہو گی اللہ تعالیٰ جب مجھے لوگوں کی ضرورت پڑی تو کوئی بھی موجود نہیں تھا اللہ میں آپ کے ساتھ اپنے دکھ شئیر کر لیا کرتی تھی لیکن میں نے کبھی بھی آپ سے امیدیں نہیں باندھی تھیں۔

پھر اس وقت اللہ آپ نے مجھے بتایا کہ اس دنیا میں صرف آپ ہمارے ہیں اللہ آپ کی محبت پہلی محبت تھی جسے میں نے پورے دل سے محسوس کیا اللہ آپ نے ہمیشہ مجھے سنبھالا آپ نے ہمیشہ مجھے تسلیاں دیں میں کئی بار پھسلی آپ مجھے ہمیشہ راہ راست پر لائے۔

جب میں آپ کے سامنے روتی تھی تو آپ ہی تھے جو میری ساری پریشانیوں کو سکون میں بدل دیتے اللہ آپ ہمیشہ سے میرے دوست رہے اللہ آپ کبھی دور نہیں ہوئے وہ میں تھی جو دور تھی وہ میں تھی جو لوگوں کو اپنے لیے اہم سمجھتی تھی اور اپنی self respect پر بھی کمپرومائز کر دیتی تھی اب مزید نہیں لوگوں کے لیے

اللہ جب جب میں نے آپ سے مانگا مجھے آپ نے سمجھایا میں اہم ہوں میں اس دنیا میں لوگوں کو خوش کرنے کے لیے نہیں بھیجی گئی میں اس دنیا میں آپ کے لیے بھیجی گئی تھی اللہ میں بھٹک گئی تھی میں بہت دور آ گئی تھی۔۔۔

اللہ پھر آپ نے مجھے احساس دلایا کہ میری ذات اہم ہے اللہ میں خود کو آپ کے قریب رہ کر اسپیشل محسوس کرنے لگی اللہ پھر میں اپنا مقصد جاننے لگی اللہ میں نے materialistic. چیزوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیا

پھر۔۔۔

پھر میں ان سب چیزوں سے بہت آگے نکل آئی۔۔۔

میں نے آپ کو پہچاننے کے سفر کو شروع کیا۔۔۔

پھر اللہ تعالیٰ آپ نے مجھے ہدایت کا چراغ تھمایا لیکن میں سمجھی اب میں کبھی نہیں گروں گی ہمیشہ آپ کے قریب رہوں گی لیکن اللہ چراغ تو بجھ جایا کرتے ہیں نہ پھر عرش آیا۔۔اللہ اس شخص سے کبھی بھی نہیں ملی لیکن اللہ مجھے اس کی روح سے کشش محسوس ہوئی اللہ جب اس نے مجھ سے پہلی دفعہ بات کی تو مجھے محسوس ہوا وہ آپ کو جاننے کے سفر میں نکلا ہوا ہے اور بہت ٹوٹا ہوا ہے میں نے اسے heal کرنا چاہا میں نے چاہا کہ وہ آپ سے مزید قریب ہو اللہ اس کی روح خوبصورت ہے تبھی میں نے اس کی روح کی خوبصورتی کو دیکھا لیکن اللہ آپ بھی تو اس کے لیے اتنے ہی ہیں جتنے میرے لیے ہیں۔

مجھے آج محسوس ہوا کہ میرے اندر اس شخص کے لیے ایموشنز ڈیولیپ ہو رہے ہیں۔

اور پھر آپ نے مجھے بتایا کہ آپ اس کے ذریعے میری آزمائش کر رہے ہیں۔۔۔

اللہ ایموشنز تو ہر کسی کے اندر ہوتے ہیں مگر آپ یہ دیکھتے ہیں کہ آپ کی بندی کس راستے پر جائے گی وہ اچھی لڑکی ہے وہ پیچھے ہٹ جائے گی یا وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرے گی۔

اللہ میرا چراغ بھی بجھ رہا ہے کیونکہ میں غلط کی طرف گئی تھی آپ نے جو غلط بول دیا سو وہ غلط ہے مجھے بہانے نہیں ڈھونڈنے چاہیے تھے اور پھر میرا چراغ بجھنا شروع ہو گیا لیکن اللہ آپ ہی نے تو کہا ہے انسان کمزور ہے پھسل جاتا ہے لیکن آپ کے ہاں اس کی کوشش اہمیت

رکھتی ہے اللہ پلیز میرے چراغ کو دوبارہ روشن کردیں وہ مجھ سے کھو رہا ہے، بجھ رہا ہے۔۔۔۔

اس دفعہ اسے بلکل اسی طرح جس طرح اس نے عرش کو بتایا تھا کہ اسے اللہ یا والدین میں سے ایک کو چننا ہو گا اسی طرح اب اسے اللہ یا اپنے ایموشنز میں سے ایک کو چننا تھا۔

ٹیسٹ ایک ہی تھا دونوں کا حالات الگ تھے۔

اس نے جائے نماز کو سمیٹا اور پر سکون دل کے ساتھ اٹھ گئی۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

وہاں ہر طرف اندھیرا تھا۔

گہرا، بے کراں، سب کچھ نگل لینے والا اندھیرا۔

لیکن وہ اکیلی نہیں تھی۔ ارد گرد بہت سے لوگ تھے—بابا، امی، رشتہ دار، جان پہچان والے سب۔ مگر ان کے چہرے دھندلے تھے، جیسے کسی بھاری پردے کے پیچھے قید ہوں۔ ان کی آنکھوں میں ویرانی تھی، اور وہ ساکت کھڑے تھے کچھ دیکھنے سے قاصر

پھر، یکدم...

اندھیرے کو چیرتی ہوئی ایک روشنی نمودار ہوئی۔

وہ دھند میں لپٹی، آہستہ آہستہ قریب آرہی تھی۔ روشنی کی چمک اتنی شدید تھی کہ سب کی آنکھیں بند ہو گئیں—مگر حیرت کی بات تھی، وہ روشنی صرف اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ایک ہاتھ روشنی کے حصار میں ابھرا۔

مضبوط، پُرسکون، روشنی سے بھرپور ہاتھ۔ اس کی طرف بڑھا، جیسے کسی اندھی کھائی میں گرتے شخص کو بچانے کے لیے۔

لیکن...

وہ کشمکش میں تھی۔

ایک طرف وہ ہاتھ، جو اسے روشنی کی دنیا میں کھینچ رہا تھا۔ دوسری طرف اس کے اپنے—اس کے والدین، اس کے بہن بھائی، اس کا ماضی، وہ سب کچھ جو وہ جانتی تھی۔ مگر وہ سب اندھیرے میں کھڑے تھے، اور ان کے چہرے اتنے مدھم ہو گئے تھے کہ پہچاننا بھی مشکل تھا۔

"یہ روشنی... صرف مجھے کیوں نظر آ رہی ہے؟"

اس کے قدم منجمد ہو گئے۔

روشنی قریب آرہی تھی۔ وقت کم تھا۔

پھر...

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ہاتھ تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک، منظر پلٹا۔

اندھیرا تحلیل ہو گیا، روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ سامنے ایک وسیع، شفاف، سکون بخش دنیا تھی—خوبصورت، نور سے بھری۔ وہ وہاں تنہا نہیں تھی۔

سامنے عرش کھڑا تھا۔

”بھائی؟“اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

عرش کے ہاتھ میں چراغ تھا، وہی چراغ جو اندھیرے میں اس کی طرف بڑھا تھا۔

"تم بچ گئی...“عرش کے ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھری۔

عرش نے اسے مجبور نہیں کیا تھا...

یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا۔ اگر وہ روشنی کا ہاتھ نہ تھامتی، تو ہمیشہ کے لیے اندھیرے میں رہ جاتی۔

”یہ میں کہاں آگئی؟“

اچانک——

سب کچھ آہستہ آہستہ دھندلا ہونے لگا۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی۔

وہ بستر پر تھی۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ سانس بے ترتیب۔۔ پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، لیکن خواب کی روشنی ابھی تک اس کی آنکھوں کے پیچھے جل رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

یہ خواب...؟

یہ اس رات کے چند دن بعد آیا تھا، جب وہ حقیقت اور گمان کے بیچ کھڑی تھی۔

وہ کشمکش میں تھی۔

حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے؟ وہ نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

لیکن...

اس کا دل چیخ چیخ کر گواہی دے رہا تھا کہ وہ حق کو پا چکی ہے۔

پریتوشہ تم نے اس خواب کو سمجھنے کی کوشش کی؟

پریتوشہ نے نہایت پریشانی سے اپنی مسلمان کولیگ کو آفس میں وہ خواب سنایا

مجھے سمجھ نہیں آرہا آخر بھائی ہی کیوں وہ روشنی لے کر آئے اور وہ تھی کیا؟

پریتوشہ وہ روشنی اسلام کی روشنی تھی، وہ ہدایت کی نشانی تھی۔

تمھیں اللہ حقیقت کی طرف بلا رہے ہیں۔

امامہ حقیقت کیا ہے اللہ کیا ہے؟

میں بہت کنفیوزڈ ہوں تم مجھے کچھ سمجھاؤ گی۔۔۔

اس نے الجھن بھرے لہجے میں اسے کہا

دیکھو قرآن میں ایک آیت ہے

**وَاللّٰہُ یَد◌ۡ عُو◌ۡ ◌ۤ اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ وَیَہ◌ۡ دِی◌ۡ مَن◌ۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّس◌ۡ تَقِی◌ۡ مٍ**

ترجمہ: "اور اللہ تمہیں دار السلام (سلامتی کے گھر) کی طرف بلاتا ہے اور جسے
چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پتا ہے تمھیں اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلا رہے ہیں

یہ سلامتی کے گھر سے کیا مراد ہے؟

پریتوشہ نے دلچسپی سے پوچھا

سلم کا مطلب ہے خود کو سرینڈر کر دینا

پتہ ہے پریتوشہ اللہ کا ایک نام السلام یعنی امن، سکینت دینے کا سورس

ہماری ابتداءاور ہماری انتہا سب راہیں اللہ کی طرف ملتی ہیں۔

تم نے کبھی خود کو پروٹیکٹ محسوس کیا ہے کسی اجنبی جگہ پر؟

اجنبی جگہ پر نہیں

اللہ پتا ہے کون ہے جو ہمیں ہر وقت پروٹیکٹ کرتا ہے اسی لیے اس کا نام السلام ہے۔۔۔اس کی پروٹیکٹشن میں ہم سکون محسوس کرتے ہیں

پتہ ہے پریتوشہ ہم کہتے ہیں نہ کہ ہمیں اٹریکشن محسوس نہیں ہوتی اسلام کے احکامات میں لیکن پھر وہ سب نہ ماننے سے ہمارے پاس سکون بھی نہیں رہتا۔

سلامتی کے گھر کی طرف دوڑو یعنی خود کو اللہ کے حوالے کردو۔۔۔

اللہ سب سنبھال لیتا ہے

کوئی بھی رشتہ کچھ بھی ہماری زندگی میں اس کے حکم کے بغیر نہیں نکلتا اور نہ ہی اس کے حکم کے بغیر آتا ہے وہ سب اس کی پلیننگ ہوتی ہے۔

وہ ابھی بھی تمھیں پروٹیکٹ کر رہا ہے بے شک تم اس کی نافرمانی کر وہ ابھی بھی تم سے کچھ نہیں روک رہا لیکن پریتوشہ سکون صرف تب ہی ملتا ہے جب ہم خود کو اس کے پاس لے کر جائیں۔

Clubb of Quality Content

وہ اللہ ہے تمام وقتوں سے اوپر

وہ اللہ ہے تمام تعریفوں کا حقدار

وہ ہمارا رب ہے

بہترین رب۔۔۔

اگر اللہ کو چھوڑ کر کہیں اور سکون ڈھونڈا تو خود کو کھو دو گی۔۔۔ان سب چیزوں کے پیچھے بھاگو گی جو تمھاری کبھی تھی ہی نہیں۔

ہم سب اللہ کی ملکیت ہیں ہمارا سب کچھ۔

پریتوشہ بہت غور سے سب سن رہی تھی الفاظ اس کے دل پر اثر کر رہے تھے کہ یکدم اس نے پوچھا۔

اگر سب اللہ کا ہے تو پھر ہمارا کیا ہے یہاں؟

"اللہ ہمارا ہے"

امامہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Clubb of Quality Content

نرم گھاس پر وہ دونوں بیٹھی تھیں۔دوپہر کی دھوپ مدھم پڑ رہی تھی۔چاروں طرف گہری خاموشی تھی جو کبھی کبھار کسی پرندے کی چہچہاہٹ توڑ دیتی۔ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، اور درختوں کے پتّے سست روی سے ہل رہے تھے۔

مصابیح کی نظریں کہیں دور خلا میں جمی تھیں۔وہ دھیرے سے بولی، "عائشہ، وقت کتنا آگے لے آیا ہے، نہ؟ لمحے دوڑتے جا رہے ہیں... جیسے مٹھی سے ریت پھسل رہی ہو، سورج کی روشنی شام کی دھند میں کھو رہی ہو۔ہم انہیں تھامنے کی کوشش کرتے ہیں——یادوں میں، الفاظ میں، تصویروں میں... مگر وہ پھر بھی آگے بڑھ جاتے ہیں، ہمیں پیچھے چھوڑ کر۔"

اس کی آواز میں گہری سنجیدگی تھی۔کچھ لمحے خاموشی رہی، پھر وہ بولی، "کتنی ٹھوکریں کھا کر انسان اس مقام پر پہنچتا ہے کہ کچھ کچھ سمجھنے لگے..."

Clubb of Quality Content

عائشہ نے سر ہلایا،اس کے لہجے میں سکون تھا، "ہاں، لیکن وہ ٹھوکریں بہت قیمتی ہوتی ہیں جو ہمیں اللہ کے قریب لے آئیں، وہ زخم اچھے ہوتے ہیں جو اس ذات کی پہچان کروا دیں۔"

مصابیح نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "کتنی چیزیں ہیں جو زندگی میں کبھی اتنی اہم لگتی تھیں، مگر وقت نے انہیں غیر اہم بنا دیا..."اس کی نظریں اب بھی دور کسی انجانے منظر میں گم تھیں۔

عائشہ مسکرا دی اس کی مسکراہٹ اس کی طرح حسین تھی کھل جانے والی۔۔۔

مصابیح نے عائشہ کی طرف دیکھا، "تمہیں یاد ہے جب ہم پہلی بار ملے تھے؟ ان دنوں میں بہت ٹوٹی ہوئی تھی... سب پاس ہوتے ہوئے بھی کوئی پاس نہیں تھا۔اللہ نے مجھے اکیلا کیا تاکہ میں اسے پہچان سکوں...اور پھر، اس نے تمہیں میری زندگی میں بھیجا۔ تم نے میرے بہت سی چیزوں میں مدد کی عائشہ "اس کی آواز کہیں دور جاتی محسوس ہوئی، جیسے ماضی کے

دریچوں میں جھانک رہی ہو۔ محبت اصل میں وہی ہوتی ہے جو ہمیں اللہ سے جوڑ دے، جو ہماری روح کو ہمارے اصل سے ملائے۔ تم میرے لیے blessing ہو۔

عائشہ نے دھیرے سے قرآن کھولا۔ وہ آج کئی دنوں بعد پارک میں ملی تھیں۔ اس نے دھیرے سے آیت پڑھی،

"قد أفلح من تزکی"

"بے شک، وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔"

مصابیح تمھیں پتا ہے یہ آیت مجھے بہت پسند ہے اس نے مسکرا کر کہا،"۔ تمہیں پتا ہے تزکیہ کا مطلب کیا ہے؟ یہ اپنے نفس کو پاک کرنا ہے، اسے ہر روز سنوارنا، جیسے ہم روز نہاتے ہیں، مگر پھر میل آجاتی ہے، تو دوبارہ نہاتے ہیں۔ اسی طرح، دل کو بار بار پاک کرنا پڑتا ہے۔ ہم روز غلطیاں کرتے ہیں، مگر اللہ ہر دن ایک نیا موقع دیتا ہے، ہمیں معاف کرتا ہے۔

"ہم انسان نہ بہت جلد خود مایوس ہو جاتے ہیں، جبکہ وہ تو کبھی مایوس نہیں کرتا۔ بس ہم ہی اپنی نادانی میں اس کی رحمت سے غافل ہو جاتے ہیں۔"

مصابیح نے دھیرے سے سر ہلایا۔

وہ ہمیشہ کی طرح اسے بہت نرم لہجے میں بغیر جج کیے سمجھا رہی تھی۔

ہاں عائشہ میں بھی سوچتی ہوں شروع میں میں بہت قریب ہوئی اللہ سے لیکن پھر یہ سفر روز کی کوشش بن گئی۔

مصابیح خاموش ہوئی، اس کی سوچیں کہیں اور جا پہنچی تھیں۔

مصابیح کا دماغ اپنے کیے گئے فیصلے پر گیا اس دن اللہ سے بات کرنے کے بعد تمام اکاؤنٹس ڈلیٹ کر دیے تھے اسے اپنے ایموشنز یا اللہ میں سے ایک کو چوز کرنا تھا

اور وہ اپنے ایموشنز کے پیچھے اللہ کی دی گئی ویلیوز کو نہیں بھول سکتی تھی۔

اس نے عرش سے رابطہ ہر جگہ سے ختم کر دیا ایک دم سے کچھ ختمی کہے بغیر کچھ رابطے ایسے ہی ختم کیے جاتے ہیں اس نے سوچا۔۔۔

اور پھر وہ اس بات پر مطمئن ہو گئی کہ اسے خود کو بہتر بنانا ہے اللہ کا انتخاب یقیناً بہترین ہو گا اور اسے اللہ پر توکل تھا اللہ نے جو اس کے نصیب میں لکھا ہے وہ اسے ملے گا۔

ہاں وہ اللہ کو چن چکی تھی۔

اس نے سوچا اور اطمینان بھری مسکراہٹ چہرے پر پھیل گئی۔

عائشہ آگے سے اسے سمجھا رہی تھی۔

"اور جس نے اللہ کا نام لیا اور نماز پڑھی

بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو جبکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے"

ہاں مصابیح آخرت ہمیشہ کے لیے ہے۔

عائشہ نے حقیقت کو سمجھتے ہوئے پڑھا اور پھر وہ دونوں ان الفاظ کی گہرائیوں کو سمجھنے لگیں۔ منظر دھندلا پڑنے لگا مگر ان کی کوششیں ان کا سفر کبھی نہ رکنے والا تھا۔

یہاں تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جاتی.

چار سال بعد

ہال میں گھما گھمی تھی کہ ایک آواز آنے پر سب خاموش ہو گئے۔

"سٹیج پر اس کا نام پکارا جا رہا تھا"

Clubb of Quality Content!

وہ اٹھا۔

شہد بھوری آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی، چہرے پر پرکشش مسکراہٹ، ماتھے پر بکھرے بال، اور وجود میں ایک ٹھہرا ہوا وقار۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا، وہ سٹیج کی طرف بڑھا۔

مائیک پکڑا۔

"السلام علیکم!"

آواز میں ایک گہرا سکون تھا۔

ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔

"میرا نام عرش ہے۔ میں پہلے سکھ تھا۔ اسلام تک مجھے لانے والی چیزیں 'سکون' اور 'روحانیت' تھی۔ میں انہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں تک آیا، اور سچ کو پا لیا۔ الحمدللہ!"

وہ لمحہ بھر کو رکا، جیسے ماضی کی یادوں میں جا چکا ہو۔

"جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں انیس سال کا تھا۔ میں نے بہت سے خوف دیکھے، بہت سے سوالات میرے دل میں آئے۔ کبھی کبھی سوچتا تھا، کیا میں واقعی اللہ کو پا سکوں گا؟ کیا میں ویسا بن سکوں گا جیسے وہ لوگ جو گھنٹوں سجدوں میں رو سکتے ہیں؟ اللہ کو محسوس کر سکوں گا یا نہیں؟"

ایک گہری سانس لی، آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کبھی کبھی یوں لگتا تھا کہ میرا اسلام میں داخل ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بہت مایوسی سی تھی اس وقت

۔۔۔۔پھر اللہ نے میری زندگی میں ایک شخصیت کو بھیجا..."

وہ رکا اور ہلکا سا مسکرایا۔

ہال میں سب کی نظریں عرش پر تھیں۔

"ایک ایسی شخصیت جنھیں میں نے آج تک دیکھا نہیں، لیکن انہوں نے میری زندگی کی سمت بدل دی۔اور پھر وہ خاموشی سے چلی گئیں... جیسے اللہ نے انہیں ایک لمحے کے لیے بھیجا ہو، بس یاد دلانے کے لیے۔"

ایک لمحے کے لیے اس کی نظر فرش پر ٹک گئی، جیسے ماضی کے کسی پل میں کھو گیا ہو۔

"ایک دفعہ میں اسی طرح اللہ کی دی گئی آزمائش میں مبتلا تھا میرے پاس دو راستے تھے یا اللہ کو چنوں یا اپنے قریبی والدین کو تب میں نے ان سے بات کی تھی آخری دفعہ اور انھوں نے مجھے ایک ڈائریکشن دے دی وہ ڈائریکشن قرآن کی تھی میری جب بھی بات ہوئی ان سے میں سوچا کرتا تھا کہ یہ مجھے ہمیشہ قرآن کا حوالہ کیوں دیتی ہیں اور وہ آیت ایسی ہوتی تھی بلکل میری اس وقت کی حالت پر فٹ گویا میرے لیے ہی اتری ہو۔۔۔

تب جب میری آخری بار بات ہوئی تب بھی انھوں نے مجھے ڈائریکشن دے دی اور فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیا۔

اور پھر میں نے اللہ کو چن لیا۔۔

ان کے جانے کے بعد میں سوچا کرتا تھا کہ کیوں نہ میں بھی اس قرآن کو صرف پڑھنے کے بجائے سمجھوں اور جب میں نے قرآن سمجھنا شروع کیا تو گویا میری زندگی بدل گئی۔۔۔قرآن نے لمحہ لمحہ میری مدد کی اور اللہ کا پیغام مشکل حالات میں دیتا رہا۔۔۔

وہ شخصیت گویا اللہ کی طرف سے بھیجی گیا ایک ریمائنڈر تھیں۔میں نے کبھی پیچھا نہیں کیا کیونکہ وہ تو آئیں ہی جانے کے لیے تھیں اور میرا پاس کوئی وجہ بھی نہیں تھی کہ میں ان سے جانے کی وجہ پوچھتا۔۔۔

میرے دل میں ان کے لیے عزت اور بڑھ گئی۔آج بھی جب ان کا خیال آتا ہے، تو دل سے دعا نکلتی ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں، اللہ کے قریب ہوں، اور ہمیشہ خوش رہیں۔"

ان کے جانے کے بعد گویا مجھے ایک ڈائریکشن مل گئی میں نے اللہ کو چنا اور اس کے بعد اللہ نے مجھے دنیا کی ہر نعمت سے نوازا۔۔۔

چار سال پہلے میں ایک ٹین ایجر تھا جب بہت پریشان ہوتا تھا تو لوگوں کے سامنے بھی رو دیا کرتا تھا لیکن ان سب سالوں میں میں نے سیکھا کہ مضبوط مرد تو ہوتا ہی وہی ہے جو صرف اللہ کے سامنے روئے جو اللہ کے سامنے خود کو سرینڈر کر دے۔

جو اپنی نظروں کی حفاظت کرنا جانتا ہو

جس کے لیے اللہ کے احکام اس کی خواہشات سے زیادہ اہم ہوں۔

اسے کہتے ہیں ہائی سیلف اسٹیم والا مرد۔

جو اللہ کی دی گئی ویلیوز کی پاسداری کرتا ہے،

جو سب کو عزت دینے والے ہو چاہے سامنے والا بوڑھا، بچہ یا کوئی خاتون ہی کیوں نہ ہوں۔

وہ رکا

اس کی آواز میں وقار تھا، مگر آنکھوں میں جذبات کا طوفان۔

"پھر ایک دن میری بہن کا فون آیا، اور اس نے کہا، 'بھائی، میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں!

ہال میں جیسے سنسنی دوڑ گئی۔

"۔تب میں نے ایک بات سیکھی وہ یہ کہ اللہ مالک ہے ہمارا سب کنٹرول سارا اختیار ہمارے رب کے پاس ہے تو ہمیں بھی اپنے آپ کو اس کو حوالے کر دینا چاہیے"

"میں ابھی بھی کوئی پرفیکٹ مسلمان نہیں ہوں۔نہ ہی ہم میں سے کوئی ہو سکتا ہے۔لیکن اصل چیز کوشش ہے! آپ کو ہدایت کا چراغ بار بار جلانا پڑتا ہے۔یہی تو اصل امتحان ہے۔"

وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا، پھر گہری نظر ہجوم پر ڈالی۔

"اور جب قدم ڈگمگانے لگیں، تو بس ایک سوال خود سے کر لیا کریں... آخر زیادہ سے زیادہ زندگی کتنی ہو گی؟"

"ساٹھ، ستر سال؟"

"ان چند سالوں میں بس اپنی کوشش جاری رکھنی ہے۔اللہ کو ڈھونڈنے کا سفر کوئی ایک دن، دو دن کا نہیں، یہ ہر دن کا سفر ہے۔جب تک اصل زندگی نہ شروع ہو جائے۔"

"یہاں جنت نہیں ڈھونڈنی... اصل جنت کے لیے تیاری کرنی ہے۔اور پھر..."

وہ مسکرایا

"اس دنیا سے ہمیشہ کا خوبصورت اختتام، اور ہمیشہ رہنے والی زندگی کا خوبصورت آغاز!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شفق میں گھلتے رنگ سنہرے،

چڑیوں کے پر، ہوا میں بہتے۔

ایک چراغ، راہ میں جلتا،

اندھیرے دل میں نور سا کھلتا۔

رات کی چادر پھیل رہی ہے،
ہوا میں سرگوشی سی گونج رہی ہے۔
چڑیوں نے کہہ دی اپنی کہانی،
اور لوٹ گئیں وہ اپنے ٹھکانے۔

پر کوئی ایک مسافر جاگا،
دھوپ چھاؤں میں، راہ کو تولا۔
قدم بڑھائے، آنکھیں نم تھیں،
ہونٹوں پر اک شکر کا زمزم۔

سکون کی راہ، چراغ کی روشنی،
ہر شام کہے، "یہی ہے بندگی!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842